Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 4

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

21 ربیع الاوّل 1435 ہجری قمری 23 صلح 1393 ہش 23 جنوری 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

جس قدر رسول اور نبی گزرے ہیں سب کو یہ بلا پیش آئی تھی کہ شریر لوگ کُتّوں کی طرح ان کے گرد ہو گئے تھے اور صرف ہنسی اور ٹھٹھّے پر ہی کفایت نہیں کی تھی بلکہ چاہا تھا کہ ان کو پھاڑ ڈالیں اور ٹکڑے ٹکڑے کردیں۔مگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ نے ان کو بچا لیا۔ایسا ہی میرے ساتھ ہوا کہ ان مولویوں نے باہم ایسا اتفاق کرلیا کہ میری مخالفت کے جوش میں ان کو باہمی اختلافات بھی بھول گئے اور انہوں نے دوسری قوموں کے پنڈتوں اور پادریوں کو بھی حتی الوسع اپنے ساتھ ملا لیا اور زمین میری دشمنی کے جوش میں یوں بھر گئی جیسا کہ کوئی برتن زہر سے بھرا جائے۔لیکن خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے حملوں سے میری عزّت کو محفوظ رکھا۔

(ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

’’منجملہ میرے نشانوں کے جو میری تائید میں خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمائے ایک عظیم الشان نشان جو سلسلہ نبوت سے مشابہ ہے یہ ہے کہ براہین احمدیہ میں ایک یہ پیشگوئی تھی یَعۡصِمُکَ اللّٰہُ وَاِنۡ لَّمۡ یَعۡصِمۡکَ النَّاسُ۔ وَاِنۡ لَّمۡ یَعۡصِمۡکَ النَّاسُ یَعۡصِمُکَ اللّٰہُ۔ اس پیشگوئی میں اس زمانہ بلا اور فتنہ کی طرف اشارہ تھا جبکہ ہر ایک انسان مجھ سے منہ پھیر لے گا اور تباہ کرنے یا قتل کرنے کے منصوبے سوچیں گے۔سو میرے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کے بعد ایسا ہی ظہور میں آیا۔تمام لوگ یک دفعہ برسرآزار ہوگئے اور انہوں نے اوّل یہ زور لگایا کہ کسی طرح نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ سے مجھے ملزم کرسکیں۔ پھر جبکہ وہ اس میں کامیاب نہ ہوسکے۔ بلکہ برخلاف اس کے نصوص صریحہ اور قویّہ سے یہ ثابت ہوگیا کہ فی الواقعہ حضرت مسیحؑ فوت ہوگئے ہیں تو پھر مولویوں نے قتل کے فتوے لکھے اور اپنے رسالوں اور کتابوں میں عام لوگوں کو اُکسایا کہ اگر اس شخص کو قتل کردیں تو بڑا ہی ثواب ہوگا۔

............غرض ان لوگوں نے جس قدر دشمنی کے جوش میں وہ سب تدبیریں سوچیں جو انسان اپنے مخالف کے تباہ کرنے کے لئے سوچ سکتا ہے اور جس قدر شدّت عداوت کے وقت میں دنیادار لوگ اندر ہی اندر منصوبے بنایا کرتے ہیں وہ سب بنائے اور زور لگانے میں کچھ بھی فرق نہ کیا۔اور میرے ذلیل اور ہلاک کرنے کے لئے ناخنوں تک زور لگایا اور مکّہ کے بے دینوں کی طرح کوئی تدبیر اٹھا نہیں رکھی۔لیکن خدا تعالیٰ نے اس وقت سے بیس برس پہلے پیشگوئی مذکورہ بالا میں صاف لفظوں میں فرما دیا تھا کہ مَیں تجھے دشمنوں کے شر سے بچاؤں گا۔لہٰذا اُس نے اپنے سچّے وعدہ کے موافق مجھ کو بچایا۔سوچنے کے لائق ہے کہ کیونکر انواع واقسام کی تدبیروں سے میرے پر حملے کئے گئے حتّٰی کہ قتل کے جھوٹے مقدمات بنائے گئے............

غرض یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا کہ ان لوگوں نے میرے ہلاک کرنے کے لئے تدبیریں تو ہر ایک قسم کی کیں مگر کچھ بھی پیش نہ گئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کو پورا کیا جو براہین احمدیہ کے صفحہ پانسودس (۵۱۰) میں درج تھا۔یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ تجھے دشمنوں کی ہر ایک بداندیشی سے بچائے گا۔اگرچہ لوگ تجھے ہلاک کرنا چاہیں۔سو یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جو منہاج نبوت پر واقع ہوئی کیونکہ مجھ سے پہلے جس قدر رسول اور نبی گزرے ہیں سب کو یہ بلا پیش آئی تھی کہ شریر لوگ کُتّوں کی طرح ان کے گرد ہو گئے تھے اور صرف ہنسی اور ٹھٹھّے پر ہی کفایت نہیں کی تھی بلکہ چاہا تھا کہ ان کو پھاڑ ڈالیں اور ٹکڑے ٹکڑے کردیں۔مگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ نے ان کو بچا لیا۔ایسا ہی میرے ساتھ ہوا کہ ان مولویوں نے باہم ایسا اتفاق کرلیا کہ میری مخالفت کے جوش میں ان کو باہمی اختلافات بھی بھول گئے اور انہوں نے دوسری قوموں کے پنڈتوں اور پادریوں کو بھی حتی الوسع اپنے ساتھ ملا لیا اور زمین میری دشمنی کے جوش میں یوں بھر گئی جیسا کہ کوئی برتن زہر سے بھرا جائے۔لیکن خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے حملوں سے میری عزّت کو محفوظ رکھا جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے پاک نبیوں کو محفوظ رکھتا رہا ہے۔سو یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں شائع کی گئی تھی۔اور اب بڑے زور شور سے پوری ہوئی۔جس کی آنکھیں ہیں دیکھے کہ کیا یہ خدا کے کام ہیں یا انسان کے؟‘‘

(تریاق القلوب۔روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 451 تا 464 مطبوعہ لندن)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر
اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب (قسط ۵)

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کردیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف کا بھی دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

براہین احمدیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر فریب کاری کا الزام لگاتے ہوئے معترض مبارک پوری نے لکھا:

تین سو دلائل پر مشتمل پچاس جلدوں میں براہین احمدیہ لکھنے کا اعلان کیا.... بڑے بڑے چندے وصول کیے۔ بڑی مقدار میں لوگوں سے پیشگی قیمت وصول کی اور صرف چار جلدیں چھاپ کر ہاتھ روک لیا اور ساری رقم ہضم کرگیا۔ مسودہ تیار ہی نہ تھا۔ مرنے سے پہلے کچھ پانچویں جلد لکھی جسے موضوع سے کچھ تعلق نہ تھا اور نہ پیشگی رقم دینے والوں کو سابقہ رقم کے عوض یہ کتاب ہی فراہم کی گئی۔

(اخبار منصف مورخہ 22.11.13)

اس اعتراض کا جواب دینے سے قبل وہ پس منظر بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے جس کے پیش نظر حضرت مسیح موعودؑ کی یہ عظیم الشان تصنیف منصۂ شہود پر آئی۔

براہین احمدیہ کا پہلا اور دوسرا حصہ ۱۸۸۰ میں تیسرا حصہ ۱۸۸۲ء میں اور چوتھا حصہ ۱۸۸۴ء میں پہلی بار شائع ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ انگریزی دورِ حکومت پورے عروج پر تھا اور عیسائی مشنری پوری قوت سے تبلیغ عیسائیت میں مشغول تھے جگہ جگہ بائیبل سوسائٹیاں قائم کی گئیں اور اسلام اور بانیٔ اسلامؐ کے خلاف صدہا کتابیں شائع کی گئیں اور کروڑہا کی تعداد میں مفت پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ ان کی رفتار اور ترقی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۸۵۱ء میں عیسائیوں کی تعداد ہندوستان میں اکانوے ہزار تھی اور ۱۸۸۱ء میں چار لاکھ ستر ہزار تک پہنچ گئی۔

دوسری طرف آریہ سماج اور برہمو سماج کی تحریکوں نے جو اپنے شباب پر تھیں اسلام کو اپنے اعتراضات کا نشانہ بنایا ہوا تھا۔ گویا اسلام دشمنوں کے نرغہ میں گھر کر رہ گیا تھا۔ ان سب تحریکوں کا واحد مقصد اسلام کو کچل ڈالنا اور قرآن مجید اور بانیٔ اسلامؐ کی صداقت کو دنیا کی نگاہوں میں مشتبہ کرنا تھا۔ آریہ سماج ویدوں کے بعد کسی الہام الٰہی کے قائل نہ تھے اور برہمو سماج والے سرے سے الہام الٰہی کے منکر تھے اور مجرّد عقل کو حصولِ نجات کیلئے کافی خیال کرتے تھے اور تعلیم یافتہ مسلمان یورپ کے گمراہ کن فلسفہ سے متاثر ہوکر اور عیسائی ملکوں کی ظاہری اور مادی ترقیات کو دیکھ کر الہام الٰہی کے منکر ہورہے تھے اور علما کا گروہ آپس میں تکفیر بازی کی جنگ لڑ رہا تھا۔ اسلام کی اس بے بسی و بیکسی کا نقشہ مولانا حالیؔ مرحوم نے ۱۸۷۹ء میں اپنی مسدس میں یوں کھینچا ہے۔

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اس ماحول میں جبکہ قرآن مجید کی حقیقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت خود مسلمان کہلانے والوں پر بھی مشتبہ ہورہی تھی اور کئی ان میں سے عیسائیت کی آغوش میں آگرے تھے۔ آپ نے براہین احمدیہ کتاب لکھی جس میں آپ نے قرآن مجید کا کلام الٰہی اور مکمل کتاب اور بے نظیر ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اپنے دعویٰ نبوت و رسالت میں صادق ہونا ناقابل تردید دلائل سے ثابت کیا۔ یہ حضرت مسیح موعودؑ کی پہلی شہرہ آفاق کتاب تھی۔ یہی وہ کتاب تھی جس کے متعلق قبل ازیں عالم شباب میں بذریعہ کشف آپؑ کو خبر دی گئی تھی کہ قطبی نام کی ایک کتاب لکھنا آپؑ کے لئے مقدر ہے۔ جس کا مطلب تھا کہ یہ کتاب اپنے مضبوط دلائل اور مستحکم و غیر متزلزل براہین اور انوار و برکات کے لحاظ سے قطب ستارہ کی طرح افق اسلام پر طلوع ہوگی اور جس طرح قطب ستارہ سے قبلہ کی تعیین کی جاتی ہے اسی طرح دنیا بھر کو یہ کتاب اللہ کے پاک کلام اور اس کے نبی اور پسندیدہ مذہب اِسلام کی طرح رہنمائی کرنے کا موجب بنے گی۔ حضرت مسیح موعودؑ کو براہین احمدیہ کے دلائل کے ناقابل تردید اور اٹل ہونے پر اس درجہ یقین تھا کہ ۱۸۸۰ء میں جب اس کتاب کا پہلا حصہ شائع ہوا تو آپ نے اس میں تمام مذاہب کو دس ہزار روپئے کا انعامی چیلنج دیتے ہوئے یہ پرشوکت اعلان فرمایا کہ جو شخص حقیت قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کے ان دلائل کا جو قرآن مجید سے پیش کئے گئے ہیں اپنی الہامی کتاب سے آدھا یا تہائی یا چوتھائی یا پانچواں حصہ ہی نکال کر دکھادے، یا پیش کرنے سے بکلی عاجز ہو تو حضورؑ ہی کے دلائل کو نمبروار توڑ دے، تو آپ بلا تامل اپنی دس ہزار روپئے کی جائداد اس کے حوالہ کردیں گے۔

بعد کے واقعات سے بھی یہ کتاب قطبی ثابت ہوئی اور غیر مذاہب کے مقابل پر اسلام کی سربلندی اور سرفرازی کا باعث ہوئی۔ براہین احمدیہ کے منصۂ شہود پر آتے ہی کفر و الحاد کا سیلاب یکسر پلٹ گیا اور عیسائیت کا وہ ریت کا محل جس کی پشت پناہی ۱۸۵۷ء کے بعد حکومت کی پوری مشینری کررہی تھی ریزہ ریزہ ہوگیا۔ براہین احمدیہ کا پہلا حصہ منظر عام پر آتے ہی ملک کے طول و عرض میں زبردست تہلکہ مچ گیا۔ ہندوستان کے مسلمان جو پے در پے کفر کے حملوں سے نڈھال تھے خوشی اور مسرت سے تمتما اُٹھے۔ انہوں نے حضور کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اسے اسلامی مدافعت کا بے مثل شاہکار قرار دیا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کا ریویو ہم لکھ چکے ہیں۔ اسی طرح صوفی احمد جان صاحب، مولوی محمد شریف بنگلوری، اور بعد ازاں مولانا ابوالحسن علی ندوی اور بے شمار مفکرین اسلام نے اپنے ریویو لکھے جن میں حضور کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

مولوی محمد شریف بنگلوری نے لکھا:

''ایھا الناظرین! یہ وہی کتاب ہے جو فی الحقیقت لاجواب ہے اور دعویٰ تو یہ ہے کہ اس کا جواب ممکن نہیں۔ اگر مخالف بشرائط مندرجہ اشتہار جواب لکھیں تو پھر دس ہزار روپیہ مفت نذر ہے۔ اور حال یہ ہے کہ اگر مخالفوں کو کچھ بھی خدا ترسی ہو تو اُن کو مجرّد مطالعہ اس کتاب کے جواب یہی دینا چاہیئے کہ لا الہ الا اللہ حق اور محمد رسول اللہ برحق۔ ہم تو فخریہ یہ کہتے ہیں کہ جواب ممکن نہیں۔ ہاں قیامت تک محال ہے۔ مخالفوں سے ہمارا ابھی یہی سوال ہے کہ اگر اپنے مذہبوں کو حق مانتے ہوں تو آیئے ہمیں گوئے ہمیں میدان ہے اگر جواب براہ صواب لکھا جاوے تو دس ہزار روپیہ کا انعام ہے وعدہ مصنف لاکلام ہے۔ لیجئے ہم بھی ایک ہزار مزید برآں کرتے ہیں۔ دیکھیں ہمارے مخالف بھائی اب بھی حمیت کو کام فرماتے یا اپنے ہی لکیر کو پیٹتے ہیں۔

اب روئے کلام مسلمانوں کی طرف ہے۔ بھائیو! کتاب براہین احمدیہ ثبوت قرآن و نبوت میں ایک ایسی بے نظیر کتاب ہے کہ جس کا ثانی نہیں۔ مصنف نے اسلام کو ایسی کوششوں اور دلیلوں سے ثابت کیا ہے کہ ہر منصف مزاج یہی سمجھے گا کہ قرآن کتاب اللہ اور نبوت پیغمبر آخرالزمان حق ہے۔ دین اسلام منجانب اللہ اور اس کا پیرو حق آگاہ ہے۔ عقلی دلیلوں کا انبار ہے۔ خصم کو جو نہ جائے گریز اور نہ طاقت انکار ہے۔ جو دلیل ہے بین ہے جو برہان ہے روشن ہے۔ آئینہ ایمان ہے۔ لب لباب قرآن ہے۔ ہادی طریق مستقیم۔ مشعل راہ قویم۔ مخزن صداقت۔ معدن ہدایت برق خرمن اعداء، عدو سوز ہر دلیل ہے۔ مسلمانوں کے لئے تقویت کتاب الجلیل ہے۔ ام الکتاب کا ثبوت ہے۔ بے دین حیران ہے مبہوت ہے۔''

(منشور محمدی بنگلور ۲۵ رجب المرجب ۱۳۰۰ھ صفحہ ۲۱۴۔۲۱۷)

اس کے کئی ماہ کے بعد پھر آپ نے لکھا:

''اس کتاب کی زیادہ تعریف کرنی ہماری حد امکان سے باہر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جس تحقیق و تدقیق سے اس کتاب میں مخالفین اسلام پر حجت اسلام قائم کی گئی ہے وہ کسی کی تعریف و توصیف کی محتاج نہیں۔

حاجت مشاطہ نیست روئے دلارام را

مگر اتنا تو کہنے سے ہم بھی دریغ نہیں کرسکتے کہ بلاشبہ کتاب لاجواب ہے اور جس زور شور سے دلائل حقہ بیان کئے گئے ہیں اور مصنف مدظلہ نے اپنے مکشوفات و الہامات کو بھی مخالفین اسلام پر ظاہر کردیا ہے اس میں اگر کسی کو شک ہو تو مکاشفات الٰہی اور انوار نامتناہی جو عطیہ الٰہی ہیں ان سب کو فیض صحبت مصنف سے مستفیض ہوکر پاوے اور عین الیقین حاصل کرلے۔

اثبات اسلام و حقیت نبوت و قرآن میں یہ لاجواب کتاب اپنا نظیر نہیں رکھتی۔۔۔ یہ وہ عالی مضامین اور قاطع دلائل ہیں جن کے جواب کیلئے مخالفین کو دس ہزار کی تحریص دلائی گئی ہے اور اشتہار دیئے ہوئے عرصہ ہوچکا۔ مگر کسی کو قلم اٹھانے کی اب تک طاقت نہ ہوئی''۔

منشور محمدی ۵ جمادی الآخر ۱۳۰۱ھ صفحہ ۱۹۵۔۱۹۶)

یہ تو مسلمانوں کی طرف سے کتاب براہین احمدیہ کے زبردست خیر مقدم کا منظر تھا لیکن دوسری طرف مخالفین اسلام کے کیمپ میں براہین احمدیہ نے کھلبلی مچادی۔ وہ قادیان کی گمنام بستی سے اسلام کی تائید میں اُٹھنے والی اس پرشوکت آواز سے بوکھلا اُٹھے اور انہوں نے متحد ہوکر اخبار سفیر ہند، نور افشاں اور رسالہ ''ست ودیا پرکاشک'' میں حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف نہایت شرمناک اور ہجویہ الفاظ استعمال کیے اور براہین احمدیہ کا رد لکھنے کے پُرجوش اعلانات شائع کئے لیکن خدا کا شیر ان گیدڑ بھبکیوں سے بھلا کیسے ڈر سکتا تھا۔ آپ نے ان لوگوں کی دعوت مبارزت فوراً منظور کرلی اور انہیں خدا کی قسم کا واسطہ دے کر نہایت پرشوکت الفاظ میں للکارا:

جتنا چاہیں زور لگالیں ایک عام مقولہ مشہور ہے

(باقی صفحہ ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کی سب سے پہلی باقاعدہ مسجد ’مسجد بیت المقیت‘ کا افتتاح۔

مسجد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اچھی اور خوبصورت ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے لئے یہ مسجد ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

نیوزی لینڈ میں گو ایک چھوٹی جماعت ہے لیکن متفرق قوموں کے لوگ ہیں مگر اخلاص و وفا میں ہر ایک، ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ صرف ظاہری اخلاص اور وقتی طور پر چاہے وہ وقت کی قربانی ہو یا مال کی قربانی ہو، ایک حقیقی مومن کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ مستقل مزاجی سے نیکیوں پر قدم مارنا اور تقویٰ پر چلنا اور اپنی پیدائش کے مقصد کو ہمیشہ یاد رکھنا یہ ایک حقیقی مومن کی شان ہے، اور شان ہونی چاہئے۔ اور مقصدِ پیدائش کے بارے میں خدا تعالیٰ نے جو ہمیں توجہ دلائی ہے اُسے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کے انعامات لینے ہیں، اپنے گھروں کو ان گھروں میں شمار کروانا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے اِذن سے بلند کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے گھروں کو بھی بھرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کا خوف بھی ہر وقت اپنے دلوں میں رکھنے کی ضرورت ہے۔

جب آپ عہد کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ہماری دنیا بھی دین کے تابع ہوگی۔ ہمارے سے کوئی ایسا کام سرزد نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور منشاء کے خلاف ہو۔

اس مسجد کے بننے کے ساتھ آپ میں پہلے سے بڑھ کر پاک تبدیلیاں ہونی چاہئیں اور اس کے ساتھ ہی تبلیغ کے بھی نئے راستے کھلیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ، تو آپ کی عملی حالت دیکھ کر لوگوں کو اسلام کی طرف توجہ بھی پیدا ہوگی۔ اس لئے اپنے عملوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔

تبلیغ کے لئے نئے نئے راستے تلاش کریں، نئے نئے طریق تلاش کریں۔ اسلام کا زیادہ سے زیادہ تعارف کروائیں۔

جہاں اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کا عہد کریں وہاں اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ آپس میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے محبت اور پیار اور تعاون کو بھی بڑھائیں اور پھر علاقے کے لوگوں کو بھی حقیقی اسلام کا تعارف کروائیں۔ اسلام کے خلاف جو غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہوئی ہیں اُن کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔

مسجد بیت المقیت کی تعمیر پر ساڑھے تین ملین نیوزی لینڈ ڈالرز خرچ ہوئے۔ مسجد اور اس کے ملحقہ دفاتر و عمارتوں کے کوائف اور افراد جماعت کی قربانیوں کا قابل رشک تذکرہ۔

جماعت نیوزی لینڈ کے جلسہ سالانہ کا خطبہ جمعہ سے افتتاح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ یکم نومبر 2013ء بمطابق یکم نبوت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت المقیت، آکلینڈ، نیوزی لینڈ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 22 نومبر 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ۔ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ۔ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ۔ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ (النور: 39-37)

ان آیات کا ترجمہ ہے: ’’کہ ایسے گھروں میں جن کے متعلق اللہ نے اذن دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے۔ ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل (خوف سے) الٹ پلٹ ہو رہے ہوں گے اور آنکھیں بھی۔ تا کہ اللہ اُنہیں اُن کے بہترین اعمال کے مطابق جزا دے جو وہ کرتے رہے ہیں اور اپنے فضل سے اُنہیں مزید بھی دے اور اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کو باقاعدہ اپنی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے لئے یہ مسجد ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ نیوزی لینڈ کی جماعت چھوٹی سی جماعت ہے۔ کُل چار سو افراد چھوٹے بڑے ملا کر ہیں۔ لیکن مسجد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اچھی اور خوبصورت بنائی ہے۔ اور جماعت کی موجودہ تعداد سے زیادہ کی گنجائش اس میں ہے۔ اللہ کرے کہ یہ جلد اپنی گنجائش سے بھی باہر نکلنا شروع ہو جائے۔ بہت سے کام کرنے والوں نے دن رات بڑی محنت سے کام کیا۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ بہت سا کام بعض افرادِ جماعت نے بغیر اس بات کی پرواہ کئے کہ دن ہے یا رات، بڑی لگن اور بڑے جذبے سے یہاں خدمت کی ہے۔ اور یوں جیسا کہ ہماری روایت ہے، خود کام کر کے اخراجات کی بچت بھی کی ہے۔ اس مسجد پر مسجد، ہال اور دوسری چیزیں ملا کے کُل ساڑھے تین ملین کے قریب خرچ ہوا ہے۔ جس میں 3.1 ملین مسجد پر، اور باقی کچن اور باقی Renovation پر خرچ ہوا۔ جماعت کی تعداد تھوڑی ہونے کی وجہ سے فوری طور پر اتنی بڑی رقم جماعت جمع نہیں کر سکی۔ یا وعدے جو تھے وہ پورے نہیں ہو سکے اس لئے قرض بھی لینا پڑا۔ لیکن مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ قرض افرادِ جماعت جلد اتار دیں گے۔ کیونکہ جماعت کو یہاں قائم ہوئے اس سال 25 سال ہو گئے ہیں۔ اس لئے جماعت کی شدید خواہش تھی اور میں سمجھتا ہوں یہ خواہش یقیناً ہوگی کہ باوجود جماعت کی تعداد کم ہونے کے ایک مسجد کا تحفہ کم از کم ضرور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے

گھر کی تعمیر کی صورت میں یہ تحفہ پیش کیا جائے۔

پس یہ یاد رکھیں کہ جس جذبے کے تحت آپ نے یہ تحفہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا ہے یہ قرض کا تحفہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ جلد سے جلد قرض اتارنے کی طرف توجہ ہونی چاہیے اور اس کی ادائیگی کی کوشش ہونی چاہیے تا کہ آپ اپنی خالص قربانی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے والے بنیں۔ جماعت نے یہ قرض اس توقع اور آپ افرادِ جماعت پر حسنِ ظن کرتے ہوئے لیا ہے کہ احباب اپنی قربانیوں سے اس مسجد کی تعمیر کریں گے چاہے وہ دیر سے قربانیاں ادا ہوں، تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے اس دنیا میں خدا تعالیٰ کا گھر بنایا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھر بنائے گا۔ پس کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی جنت کا حصول نہ چاہتا ہو، اپنے لیے جنت میں گھر نہ چاہتا ہو۔ یقیناً کوئی احمدی بھی کبھی بھی یہ سوچ نہیں سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا نہ بنے، وہ جنت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام کے طور پر دیئے گئے گھر کی خواہش نہ رکھتا ہو۔ جماعت احمدیہ کی یہ خوبصورتی دنیا میں ہر جگہ پائی جاتی ہے کہ وہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہیں۔ جو جاگ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مالی قربانیوں کی اپنے صحابہ میں لگائی تھی تا کہ اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا جا سکے اور جس کو دیکھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ لا انتہا اخلاص ہے بے انتہا اخلاص اور محبت کو دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔ یہ حالت دنیا میں اس وقت اس زمانے میں آج بھی، سو سال بعد بھی جماعت کے افراد کی ہے۔ قطع نظر اس کے کہ کون کس ملک سے تعلق رکھتا ہے وفا اور اخلاص میں سب احمدی بڑھے ہوئے ہیں۔

نیوزی لینڈ میں جو اس وقت جماعت کی تعداد ہے اس میں ساٹھ فیصد سے اوپر یہاں فجی سے آئے ہوئے لوگ ہیں اور تقریباً 23 فیصد پاکستانی مہاجر ہیں اور باقی دوسری قومیں ہیں۔ گو یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے لیکن متفرق قوموں کے لوگ ہیں مگر اخلاص و وفا میں ہر ایک، ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف ظاہری اخلاص اور وقتی طور پر چاہے وہ وقت کی قربانی ہو یا مال کی قربانی ہو، ایک حقیقی مومن کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ مستقل مزاجی سے نیکیوں پر قدم مارنا اور تقویٰ پر چلنا اور اپنی پیدائش کے مقصد کو ہمیشہ یاد رکھنا یہ ایک حقیقی مومن کی شان ہے، اور شان ہونی چاہئے۔ اور مقصدِ پیدائش کے بارے میں خدا تعالیٰ نے جو ہمیں توجہ دلائی ہے اُسے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں یاد دہانی کرواتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’اگرچہ مختلف طبائع انسان اپنی کوتاہ فہمی یا پست ہمتی سے‘‘ یعنی اگر اتنی سمجھ بوجھ نہ ہو یا ہمت چھوٹی ہو اس کی وجہ سے ’’مختلف قسم کے مدّعا اپنی زندگی کے لئے ٹھہراتے ہیں اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چل کر آگے ٹھہر جاتے ہیں۔ مگر وہ مدّعا جو خدا تعالیٰ اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا ہے یہ ہے وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ۔ (الذّٰریٰت: 57) یعنی میں نے جنّوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس فرمایا کہ اس آیت کی رُو سے اصل مدّعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 414)

پس یہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں آ کر وقتی جوش اور جذبے کے تحت بعض قربانیاں کر لینا ہمارا مقصد نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد مستقل مزاجی سے خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے اور عبادت کے معیار اس وقت حاصل ہوتے ہیں جب خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو۔ یہ علم ہو کہ خدا تعالیٰ تمام طاقتوں کا مالک ہے اور میرے ہر قول اور ہر فعل کو دیکھ رہا ہے اور نہ صرف ظاہری طور پر دیکھ رہا ہے بلکہ میرے دل کی گہرائی تک اس کی نظر ہے۔ میری نیتوں کا بھی اُس کو علم ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوئیں۔ اور جب یہ حالت ہو تو پھر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک انسان کوشش کرتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے ہو جائے۔ یعنی کوئی عمل صرف دنیاوی خواہشات پوری کرنے کے لئے نہ ہو بلکہ ہر کوشش اور ہر نیکی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔ ہماری عبادتیں صرف اُس وقت نہ ہوں جب ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے، جب ہم کسی مشکل میں گرفتار ہیں، جب ہماری دنیاوی ضرورتیں پوری نہیں ہو رہیں، بلکہ ہماری عبادتیں آسائش اور کشائش میں بھی ہوں۔ یہ نہ ہو کہ دنیاوی معاملات اور دنیاوی بکھیڑے اور دنیاوی کاروبار ہمیں خدا تعالیٰ کی عبادت سے دُور کر دیں۔ یہ مسجد صرف ایک عمارت نہ رہے اس مسجد کی وسعت اور خوبصورتی صرف یہی نہ یاد دلائے کہ ہم نے اتنا وقت مسجد کی تعمیر کے لئے صَرف کر دیا۔ اتنے وقارِ عمل ہم نے کئے، اتنے پیسے ہم نے بچائے۔ ہم نے اتنے گھنٹے وقارِ عمل کیا۔ ہم نے اتنا چندہ اس کی تعمیر کے لئے دیا، بلکہ یہ عمارت یہ یاد کروانے والی ہو کہ اس دنیا میں مسجد کی تعمیر کرنا اگلی زندگی میں خدا تعالیٰ کے اُس انعام کا وارث بنائے گا جس میں خدا تعالیٰ جنت میں گھر بنا کر دے گا۔ اور یہ گھر بھی اُس وقت بنے گا جب اِس گھر کی تعمیر کے بعد اس کا حق ادا ہو رہا ہوگا۔ اور مسجد کا حق ادا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل کرنے سے جس کا ایک جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اُن آیات میں ذکر فرمایا ہے جن کی میں نے تلاوت کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَا تُلۡهِیۡهِمۡ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیۡعٌ کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی مومن وہ ہیں جن کو اُن کی تجارتیں اور خرید و فروخت غافل نہیں کرتیں۔ کس چیز سے غافل نہیں کرتیں؟ فرمایا: عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰهِ۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور نمازوں کے قائم کرنے سے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے۔ پس ہم احمدیوں نے وہ حقیقی مومن بننا ہے جو ان خصوصیات کے حامل ہوں۔

یہاں نماز سینٹر تو پہلے بھی تھا لیکن سینٹر اور باقاعدہ مسجد میں ایک ظاہری فرق بھی ہے۔ سینٹر ایک ہال ہے۔ مسجد میں گنبد بھی ہوتا ہے، مینارہ بھی ہوتا ہے اور مسجد کے نام سے ہی اس کا ایک علیحدہ تقدس بڑھتا ہے۔ پہلے دورے میں جب میں نے آپ کو کہا تھا کہ یہاں باقاعدہ مسجد بنائیں۔ تو ایک تو یہ مقصد تھا کہ مسجد کا مینارہ اور گنبد آپ کو یاد دلاتا رہے کہ ہم نے مال اور وقت کو قربان کرنے کے بعد جو مسجد بنائی ہے اس کا حق بھی ہم نے ادا کرنا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ مسجد کا مینارہ اور گنبد اردگرد کے ماحول کے لئے بھی قابلِ توجہ ہوتا ہے۔ اور اس سے تبلیغ کے راستے بھی کھلیں گے۔ لوگوں کی اس طرف توجہ پیدا ہوگی اور اسلام کی حقیقی تصویر دیکھنے کی تلاش میں لوگ یہاں آئیں گے یا ویسے تجسّس میں آئیں گے۔ یہ لوگ کیسے ہیں، کیسے مسلمان ہیں؟ ابھی تک مَیں نے یہی دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی تعمیر کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ مسلمہ کا تعارف کئی گنا بڑھ جاتا ہے اور اس تعارف کی وجہ سے پھر اس مسجد کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ بھی پیدا ہوتی ہے۔ جو یہاں رہنے والے لوگ ہیں وہ اس مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔ افرادِ جماعت کو اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے کہ ہم نے یہ حق ادا کرنا ہے۔

مسجد کا حق کیا ہے؟ سب سے پہلا حق تو یہی ہے کہ تمہاری تجارتیں، تمہارے کاروبار، تمہاری مصروفیات تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دُور کرنے والی نہ ہوں بلکہ نمازوں اور ذکر کی طرف یہ تجارتیں بھی تمہیں توجہ دلانی والی ہوں۔ جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کی آواز آئے کہ اے لوگو! نماز کی طرف آؤ تو کاروبار بھول جاؤ، سب تجارتیں بھول جاؤ اور مسجد کی طرف دوڑو۔ اب یہ بھی اس زمانے میں کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہمارے تو فاصلے بہت ہیں۔ اذان بھی اندر ہوتی ہے آواز تو نہیں آتی۔ اور جس آواز میں آج اذان دی گئی ہے یہ تو اتنی ہلکی آواز تھی کہ ہال میں بھی مشکل سے آتی تھی۔ تو اس کے لئے پھر کیا کیا جائے؟ تو اس کے لئے تو آپ کو ویسے ہی احساس دلاتے رہنا چاہئے کہ ہم نے مسجد اس لئے بنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں۔ اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچانیں۔ دوسرے میں نے پہلے بھی کئی دفعہ کہا ہے کہ آجکل ہر ایک موبائل فون جیب میں ڈالے پھرتا ہے تو پھر اس کا بہترین استعمال کریں کہ نمازوں کے اوقات میں اذان کی آواز میں ہی الارم بج جائے۔ اور جو قریب ترین ہیں وہ مسجد میں آئیں اور جو دُور ہیں وہ اپنی نمازیں ادا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ اپنے کاموں کی جگہ پر جب آپ نمازوں کا خیال رکھتے ہوئے نماز ادا کر رہے ہوں گے تو اردگرد لوگوں کو توجہ پیدا ہوگی کہ تم کون ہو؟ پھر مسجد کی عمارت کا تعارف ذریعہ بن جائے گا۔ آپ اپنے دوستوں کو مسجد میں آنے کی دعوت دیں گے اور یوں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی ہو رہا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا پیغام غیروں کو پہنچانے کا سلسلہ بھی ساتھ شروع ہو جائے گا۔ اور اس طرح پھر نیکیوں کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا بھی بنائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ انقلاب بھی اپنے صحابہ میں پیدا کیا تھا۔ اور یہ مثال اللہ تعالیٰ ان آیات میں اُن لوگوں کی ہی دے رہا ہے جو آپ کے صحابہ تھے کہ یہ کروڑوں کا کاروبار بھی کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دل بھرے رہتے تھے۔ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ رہتی تھی، مالی قربانیوں کی طرف توجہ رہتی تھی اور یہی انقلاب پیدا کرنے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو بھیجا ہے کہ اپنے تعلق کو اللہ تعالیٰ سے مضبوط کرو۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو، اپنے اموال کے تزکیہ کے لئے، اس کو پاک کرنے کے لئے مالی قربانیاں دو۔

مَیں اکثر کہتا رہتا ہوں اور جماعت کی تاریخ بھی ہمیں یہی بتاتی ہے افرادِ جماعت کا رویہ بھی ہمیں یہی بتاتا ہے کہ مالی قربانیوں میں تو جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھی ہوئی ہے، بڑھ رہی ہے اور اس طرف توجہ بھی رہتی ہے لیکن نمازوں کے قیام کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے۔ عبادتوں کے معیار حاصل کرنے کی ابھی بہت

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

ضرورت ہے۔ پس اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ مسجد کو آباد کریں۔ قیامِ نماز اسی وقت حقیقی رنگ میں ہوتا ہے جب باجماعت نمازیں ادا کی جائیں اور مسجد کی تعمیر کی یہی غرض ہے کہ یہاں باجماعت نماز ادا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی مومن کو اس دنیا سے زیادہ آخرت کی زیادہ فکر ہوتی ہے۔ جب انسان بڑھاپے کی عمر کو پہنچتا ہے تو بڑی فکر ہوتی ہے، روتا ہے، دعا کرتا ہے اور دعا کے لئے کہتے بھی ہیں کہ دعا کریں انجام بخیر ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی مومنوں کی یہ حالت عمر کے آخری حصے میں جا کر نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف ان کی توجہ، عبادت کی طرف توجہ، اپنے دلوں کو پاک کرنے کے لئے کوشش وہ جوانی میں اور آسائش کی حالت میں بھی کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں جوانی اور آسائش میں بھی یاد رہتا ہے۔ صبح شام اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں اس لئے کہ آخرت کا خوف ہر وقت ان کے پیشِ نظر ہوتا ہے۔ ان کے دل کانپتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ نقشہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا اور یہ حالت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں پیدا کرنے آئے ہیں۔

آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’ہمیشہ دل غم میں ڈوبتا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو بھی صحابہؓ کے انعامات سے بہرہ ور کرے۔ ان میں وہ صدق و وفا، وہ اخلاص اور اطاعت پیدا ہو جو صحابہؓ میں تھی۔ یہ خدا کے سوا کسی سے ڈرنے والے نہ ہوں۔ متقی ہوں۔ کیونکہ خدا کی محبت متقی کے ساتھ ہوتی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ۔ (البقرہ:195)‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 405۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اگر اللہ تعالیٰ کے انعامات لینے ہیں، اپنے گھروں کو ان گھروں میں شمار کروانا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے اذن سے بلند کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے گھروں کو بھی بھرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کا خوف بھی ہر وقت اپنے دلوں میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کے تمام خوف، دنیاوی تجارتوں کے خوف، یہ تمام چیزیں اللہ کے خوف کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھنے چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار اپنی جماعت کو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تقویٰ پیدا کرو اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر مقدم رکھو۔ آپ فرماتے ہیں کہ دنیا کے پیچھے چلنے سے (یہ الفاظ تو میرے ہیں انہیں الفاظ میں فرمایا) کہ دنیا کے پیچھے چلنے سے کچھ عرصے کے لئے عارضی دنیاوی فائدہ تمہیں شاید ہو جائے اور اس میں بھی ہر وقت بے چینی رہتی ہے اور دھڑکا لگا رہتا ہے کہ اب یہ نہ ہو جائے اب وہ نہ ہو جائے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی تلاش میں رہو گے، اگر اس کے بنو گے تو دین بھی ملے گا اور دنیا بھی غلام بن جائے گی۔ خدا تعالیٰ بھی ملے گا اور دنیا بھی مل جائے گی۔ جیسا کہ میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کروڑوں کا کاروبار کرتے تھے لیکن کبھی اپنی عبادتوں کو نہیں بھولے۔ کبھی ذکرِ الٰہی کو نہیں بھولے، کبھی اللہ تعالیٰ کا خوف ان کو نہیں بھولا۔

پس ہم جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا اظہار کرتے ہیں، یہ تبدیلیاں اُس وقت فائدہ مند اور ہمیشہ رہنے والی ہوں گی جب حقیقی رنگ میں ہوں۔ صرف ہمارے مونہوں کی باتیں نہ ہوں، صرف زبانی اقرار نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر یہ پاک تبدیلیاں حقیقت میں تم پیدا کرلو، تقویٰ پر قدم مارنے والے بن جاؤ، تمہاری نمازیں بھی وقت پر ہوں اور خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہوں اور تمہارے دوسرے اعمال بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں تو اللہ تعالیٰ کے ہاں جزا پانے والے ہو گے۔ تمہیں دنیاوی رزق بھی ملے گا اور روحانی رزق بھی ملے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ دنیا کے کام نہ کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد نہیں بھولنی چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ تم دنیاوی کاروباروں کی وجہ سے اپنی نمازیں بھی ضائع کر دو اور اپنے مقصدِ پیدائش کو بھول جاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا کہ اگر ایسا ہے کہ تم نمازیں بھول رہے ہو، دنیا میں ڈوبے ہوئے ہو، تو پھر تمہارے میں اور غیر میں کیا فرق ہے۔ کیا فائدہ ہے اس بیعت کا؟

پس اس فرق کو واضح کر کے بتانا ہماری ذمہ داری ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل سمجھتے ہیں تو یہ واضح کرنا ہو گا اور یہ واضح اُس وقت ہو گا جب ہم اپنے ہر عمل اور قول کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالیں گے، جب ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہو گا، جب ہماری نظر دنیا سے زیادہ آخرت کی طرف ہو گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو کھول کر اس طرح پیش فرمایا ہے۔

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت فرمایا ہے لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (النور:38)۔ جب دل خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں۔ اس کی ایک کیفیت اس طریق پر سمجھ آ سکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے، کسی کام میں مصروف ہو مگر اس کا دل اور دھیان اس بچہ میں رہے گا۔ اسی طرح پر جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں وہ کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 15۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’دین اور دنیا ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 162۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یہ بالکل درست ہے۔ لیکن فرمایا یہ بھی یاد رکھو کہ ’’ہم یہ نہیں کہتے کہ زراعت والا زراعت کو اور تجارت والا تجارت کو اور ملازمت والا ملازمت کو اور صنعت و حرفت والا اپنے کاروبار کو ترک کر دے اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جائے‘‘۔ یعنی کوئی کام ہی نہ کرے ’’بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (النور:38) والا معاملہ ہو۔ دست با کار، دل با یار والی بات ہو‘‘۔ یعنی ہاتھ کام کر رہے ہوں اور دل اپنا خدا تعالیٰ کی طرف توجہ میں رہے۔ فرمایا کہ ’’تاجر اپنے کاروبارِ تجارت میں اور زمیندار اپنے امورِ زراعت میں اور بادشاہ اپنے تختِ حکومت پر بیٹھ کر، غرض جو جس کام میں ہے، اپنے کاموں میں خدا کو نصب العین رکھے اور اُس کی عظمت اور جبروت کو پیشِ نظر رکھ کر اُس کے احکام اور اوامر و نواہی کا لحاظ رکھتے ہوئے جو چاہے کرے‘‘۔ اللہ تعالیٰ کے جتنے حکم ہیں، جن باتوں کا اللہ تعالیٰ نے کہا ہے یہ کرو، اُن باتوں کے کرنے کو اپنے سامنے رکھو۔ جن باتوں سے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے رُک جاؤ، اُن باتوں سے رُکنے کو اپنے سامنے رکھو، اُن سے بچنے کی کوشش کرو۔ اور پھر جب اللہ تعالیٰ کے حکم اپنے سامنے رکھو گے تو ایک لائحہ عمل سامنے ہو گا اور پھر اُس کے اندر ہی انسان کام کرتا ہے۔ جو چاہے کرو سے مراد یہ ہے۔ پھر تمہارے لئے اور کوئی راستہ ہی نہیں ہو گا کہ اُنہی رستوں پر چلو جو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں۔

فرمایا کہ ’’اللہ سے ڈر اور سب کچھ کر‘‘۔ فرمایا کہ ’’اسلام کہاں ایسی تعلیم دیتا ہے کہ تم کاروبار چھوڑ کر لنگڑے لُولوں کی طرح نکمے بیٹھے رہو اور بجائے اس کے کہ اوروں کی خدمت کرو، خود دوسروں پر بوجھ بنو‘‘۔ یہ نہیں اسلام کہتا کہ کام نہ کرو، سارا دن بیٹھے رہو، ذکرِ الٰہی بھی ہو لیکن اپنے کام بہر حال کرنے ہیں۔ فرمایا ’’نہیں بلکہ سست ہونا گناہ ہے۔ بھلا ایسا آدمی پھر خدا اور اُس کے دین کی کیا خدمت کر سکے گا۔ عیال و اطفال‘‘ یعنی بیوی بچے ’’جو خدا نے اُس کے ذمے لگائے ہیں اُن کو کہاں سے کھلائے گا؟ پس یاد رکھو کہ خدا کا ہرگز یہ منشاء نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کر دو۔ بلکہ اُس کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (الشمس:10)۔ تجارت کرو، زراعت کرو، ملازمت کرو اور حرفت کرو‘‘۔ کسی پیشے میں بھی جاؤ، ’’جو چاہو کرو مگر نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو‘‘۔ وہی لوگ فلاح پاتے ہیں جو اپنے نفس کو پاک رکھتے ہیں۔ ’’اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کر دیں۔ پھر جو تمہاری دنیا ہے یہی دین کے حکم میں آ جاوے گی۔‘‘ یہ دنیا کمانا، یہ تجارتیں، یہ کاروبار، یہ ملازمتیں، یہ بھی پھر دین بن جاتا ہے اگر نیت نیک ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کا عہد ہو۔ فرمایا کہ: ’’انسان دنیا کے واسطے پیدا نہیں کیا گیا۔ دل پاک ہو اور ہر وقت یہ لَو اور تڑپ لگی ہوئی ہو کہ کسی طرح خدا خوش ہو جائے تو پھر دنیا بھی اُس کے واسطے حلال ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ‘‘۔ یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 550۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ہے وہ حالت جو ہر احمدی کی ہونی چاہئے اور جب آپ عہد کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے تو اس کا یہی مطلب ہے کہ ہماری دنیا بھی دین کے تابع ہو گی۔ ہمارے سے کوئی ایسا کام سرزد نہیں ہو گا جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور منشاء کے خلاف ہو۔

پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ، جو یہ سوچ بھی رکھتے ہیں اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں بھی گزارتے ہیں۔ اگر یہ نہیں تو نہ ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان ہمیں کچھ فائدہ دے گا، نہ ہمارا مسجدیں بنانا ہمیں فائدہ دے گا۔ اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں، ان دنوں میں آپ کا جلسہ بھی ہو رہا ہے۔ تو یہ جلسہ بھی آپ کو کوئی فائدہ نہیں دے گا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی فرمایا ہے کہ یہ جلسہ بھی کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے۔ پس اس جلسہ میں آنے کا بھی مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا، دین کا علم حاصل کرنا، روحانی فیض اُٹھانا ہے۔

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS SIGN OF PURITY
Since 1948

پس یاد رکھیں کہ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اس مسجد کے بننے کے ساتھ آپ میں پہلے سے بڑھ کر پاک تبدیلیاں ہونی چاہئیں اور اس کے ساتھ ہی تبلیغ کے بھی نئے راستے کھلیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ، تو آپ کی عملی حالت دیکھ کر لوگوں کو اسلام کی طرف توجہ بھی پیدا ہوگی۔ اس لئے اپنے عملوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ تبلیغ کے بارے میں بھی میں ذیلی تنظیموں اور جماعتی نظام کو خاص توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ یہاں بھی صرف اپنے روایتی طریقِ تبلیغ جو ہے، اُسی پر انحصار نہ کریں اور بیٹھ نہ جائیں کہ بس ہم جو کر رہے ہیں وہ کافی ہے ہمارے لئے، بلکہ تبلیغ کے لئے نئے نئے راستے تلاش کریں، نئے نئے طریق تلاش کریں۔ اسلام کا زیادہ سے زیادہ تعارف کروائیں۔ اب ماؤری زبان میں جو قرآنِ کریم کا ترجمہ ہوا ہے، اس نے بھی جماعت کا ایک تعارف کروایا ہے۔ اُن کے اپنی زبان کے ٹی وی نے بھی اور ریڈیو نے بھی اُس کو اچھی کوریج دی ہے۔ دو دن پہلے جو فنکشن ہوا تو مسجد کے افتتاح سے مزید تعارف ہوگا۔

پس یہ تمام انتظامات جو خدا تعالیٰ نے کئے ہیں اگر ہم ان کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے استعمال کریں گے تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بھی بنیں گے۔ پس آج جہاں اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کا عہد کریں وہاں اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ آپس میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے محبت اور پیار اور تعاون کو بھی بڑھائیں اور پھر علاقے کے لوگوں کو بھی حقیقی اسلام کا تعارف کروائیں۔ اسلام کے خلاف جو غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہوئی ہیں اُن کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ تھوڑی تعداد بھی اگر ہے تو اگر اپنے ارادے پختہ ہوں، ارادے اچھے، ہمت جوان ہو تو تھوڑی تعداد بھی بہت کچھ کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق عطا فرمائے۔ یہ اتنی خوبصورت مسجد جو آپ نے بنائی ہے، دنیا میں جو احمدی بیٹھے ہیں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے آج سارے دیکھ بھی رہے ہیں۔ احمدیوں کو بھی کچھ خواہش ہوتی ہے، دلچسپی ہوتی ہے کہ اس کی تفصیل بیان کی جائے، تو مختصراً مسجد کے کوائف بھی بتا دوں۔ یہ تو میں بتا ہی چکا ہوں کہ اس پر خرچ کتنا ہوا۔ تین اعشاریہ ایک ملین ڈالر، اور مسجد بیت المقیت اس کا نام ہے جو پہلے ہال کا نام تھا۔ اور یہ جگہ بھی اس لحاظ سے اچھی ہے۔ ریلوے اسٹیشن اور شہر کی دو بڑی موٹروے (Motorway) اس سے چند منٹ کی دُوری پر واقع ہے اور اس کا کُل رقبہ یہاں کا پونے دو ایکڑ ہے جو 1999ء میں خریدی گئی تھی اور 256 مربع میٹر کا ایک ہال موجود تھا۔ 2002ء میں لجنہ کے لئے 112 مربع میٹر کا الگ ایک ہال بنایا گیا۔ اور یہ دونوں ہال اب تک بطور نماز سینٹر استعمال ہو رہے تھے۔ ہال کے اوپر مشنری کا گھر بھی ہے۔ بہر حال 2006ء میں جب مَیں نے دورہ کیا تو مسجد کے لئے کہا۔ 2012ء جولائی میں اس کی باقاعدہ تعمیر شروع ہوئی اور اگست 2013ء میں تعمیر مکمل ہوئی۔ دو منزلہ مسجد ہے اور نچلی منزل لجنہ کے لئے ہے، مسجد کا ہال، 239 مربع میٹر، نیچے آڈیو وڈیو روم ہے نیچے، کانفرنس روم ہے، اور اس طرح وضو وغیرہ کے لئے سہولیات ہیں۔ باہر سے اس کا منارہ بھی نظر آتا ہے۔ ایم ٹی اے پر دنیا نے دیکھ لیا ہوگا۔ ساڑھے اٹھارہ میٹر اونچا ہے، گنبد کا سائز بھی آٹھ میٹر ہے۔ نمازیوں کی گنجائش دونوں ہالوں میں محتاط اندازہ جوان کا کونسل کے مطابق ہے وہ چھ سو ہے لیکن بہر حال دونوں ہالوں میں ساڑھے سات سو کے قریب نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اور پرانی عمارت جو ہے اُس میں بھی تین سو نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ گویا تقریباً ایک ہزار میرے اندازے کے مطابق گنجائش نکل سکتی ہے۔ پارکنگ کے لئے ایک سو سات کاروں کی پارکنگ کی گنجائش ہے۔ لنگر خانہ بھی اس کے ساتھ بنایا گیا ہے جس میں ساڑھے تین لاکھ نیوزی لینڈ ڈالر خرچ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا جماعت کی روایت ہے، افرادِ جماعت نے بڑی بڑھ چڑھ کر قربانیاں دی ہیں۔ خواتین نے اپنے زیور پیش کئے، بچوں نے اپنی جمع کی ہوئی جیب خرچ کی رقم پیش کی، مسجد فنڈ میں دی۔ اور پھر یہ کہتے ہیں کہ دو موقع ایسے آئے، مہینے کے آخر میں جماعت کے اکاؤنٹ میں رقم نہیں ہوتی تھی اور کنٹریکٹر کو payment کرنی تھی تو نیشنل عاملہ اور ذیلی تنظیموں اور دوسرے افراد نے، بعض نے فوری طور پر لاکھ ڈالر یا ان سے بھی اوپر ڈالر جمع کر کے ادا کر دیئے۔ بعض افراد نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایک لاکھ ڈالر سے اوپر قربانیاں پیش کیں۔ اس کے علاوہ حسبِ توفیق ہر ایک نے اپنی بساط کے مطابق قربانیاں دیں۔ غیر معمولی قربانیوں کی توفیق ملی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا جماعت بہت چھوٹی سی ہے اور خرچ بہت زیادہ ہوا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ اُن سب کو جنہوں نے یہ قربانیاں دی ہیں اور جنہوں نے وقارِ عمل کئے ہیں، قربانیاں مالی طور پر نہیں دے سکے، وقت کی قربانی دی۔ اُن سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ ان کے اخلاص و وفا کو بڑھاتا چلا جائے۔ ان کی نسلوں کو بھی احمدیت سے ہمیشہ جوڑے رکھے اور ایمان اور ایقان میں بڑھاتا چلا جائے۔ نمازوں کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ مسجد میں آکر مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے گھروں کو بھی ذکرِ الٰہی سے بھرنے والے ہوں۔ حقوق العباد کے جذبے سے پُر ہوں۔ حقیقی اسلام کے پیغام کو پھیلانے کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ ان دنوں میں آپ کا جلسہ بھی ہو رہا ہے، اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں کی طرف بھی توجہ رکھیں۔ یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب میں پاک تبدیلیاں پیدا فرمائے۔ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہو اور پھر ہمیں ان پاک تبدیلیوں کو ہمیشہ اپنی زندگیوں میں جاری رکھنے والا بنائے۔ اور ہم سب جلسہ پر آنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دعائیں کی ہیں اُن سے حصہ لینے والے بھی ہوں۔

❁❁❁

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

کرنے کی اہل ہو۔ علم کی زیادتی کہ ہماری قوتِ ارادی اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتی رہے کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے اور صحیح کی تائید کرنی ہے اور اُس پر عمل کرنے کے لئے پورا زور لگانا ہے۔ غفلت میں رہ کر انسان مواقع نہ گنوا دے۔ تیسرے قوتِ عملیہ کی طاقت کہ ہمارے اعضاء ہمارے ارادے کے تابع چلیں، بد ارادوں کے نہیں، نیک ارادوں کے، اور اُس کا حکم ماننے سے انکار نہ کریں۔

یہ باتیں گناہوں سے نکالنے اور اعمال کی اصلاح کا بنیادی ذریعہ ہیں۔ اپنی قوتِ ارادی کو ہمیں اُس زبردست افسر کی طرح بنانا ہوگا جو اپنے حکم کو اپنی طاقت اور قوت اور اصولوں کے مطابق منواتا ہے اور کسی مصلحت کو اپنے اوپر غالب نہیں آنے دیتا۔ ہمیں چھوٹے بڑے گناہوں کی اپنی من مانی تعریفیں بنا کر اپنے اوپر غالب آنے سے روکنا ہوگا۔ صحیح علم ہمیں اُن ناکامیوں سے محفوظ رکھے گا جو قوتِ موازنہ کی غلطیوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ جس کی مثال میں دے چکا ہوں کہ حس مر جاتی ہے۔ چھوٹے اور بڑے گناہوں کے چکر میں انسان رہتا ہے پھر اور اصلاح کا موقع ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ یوں بھی ہوتا ہے کہ عدمِ علم کی وجہ سے قوتِ ارادی فیصلہ ہی نہیں کر سکتی کہ اُسے کیا کرنا ہے یا کیا کرنا چاہئے۔ اسی طرح جب قوتِ عملیہ مضبوط ہوگی تو وہ قوتِ ارادی کے ادنیٰ سے ادنیٰ اشارے کو بھی قبول کر لے گی۔

پس اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا، اپنی قوتِ ارادی کو دعا کے ذریعہ سے مضبوط کرنا ہے اور قوت کا خرچ کرنا، قوتِ ارادی اور قوتِ عملی کا اظہار ہے۔ جب یہ اظہار اعلیٰ درجہ کا ہو جائے تو یہی ایمان ہے اور پھر بندہ ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کرتا ہے اُس کی رضا کے حصول کی طرف توجہ رہتی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک جگہ فرمایا۔ تم صرف اپنا عملی نمونہ دکھاؤ اور اس میں ایک ایسی چمک ہو کہ دوسرے اُس کو قبول کر لیں۔ کیونکہ جب تک اس میں چمک نہ ہو، کوئی اس کو قبول نہیں کرتا۔ جب تک تمہاری اندرونی حالت میں صفائی اور چمک نہ ہو گی، کوئی خریدار نہیں ہو سکتا۔ جب تک تمہارے اخلاق اعلیٰ درجہ کے نہ ہوں، کسی مقام تک نہیں پہنچ سکو گے۔

پس عملی حالتوں کی درستی کے لئے بہت محنت اور مسلسل نظر رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہر احمدی اپنے احمدی ہونے کے مقصد کو پورا کر سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خواہش کے مطابق اپنے آپ کو ہم حقیقی مسلمان بنا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے کلکتہ انڈیا کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے اُن کے مختصر کوائف بیان فرمائے اور نمازوں کے بعد اُن کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆☆☆☆

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ آسٹریلیا 2013ء

❁... آسٹریلیا کے ایک سرکاری ریڈیو اسٹیشن SBS کے نمائندہ کا حضور انور سے انٹرویو۔

❁... انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

❁... معائنہ حسن موسیٰ لائبریری۔ ❁... تقریب آمین۔

❁... ذیلی تنظیموں لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ، انصار اللہ کی نیشنل مجالس عاملہ اور جماعت آسٹریلیا کی نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ الگ الگ میٹنگز۔ مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور حضور ایدہ اللہ کی نہایت اہم ہدایات۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

19 اکتوبر بروز ہفتہ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر 10 منٹ پر مسجد بیت الہدیٰ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس اور بیرونی ممالک سے آنے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان پر ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

SBS ریڈیو اسٹیشن کے نمائندہ کا حضور انور سے انٹرویو

آسٹریلیا کے ایک سرکاری ریڈیو اسٹیشن SBS کے نمائندہ حضور انور کا انٹرویو لینے کے لئے پہلے سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے منتظر تھے۔

SBS نیشنل لیول کا ایک سرکاری ریڈیو اسٹیشن ہے۔ اس ریڈیو اسٹیشن سے دنیا کی 74 مختلف زبانوں میں پروگرام نشر ہوتے ہیں۔

جرنلسٹ نے حضور انور سے پہلا سوال یہ کیا کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ سے متعلق بتائیں کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد کب اور کیسے پڑی۔ اور کیسے یہ تحریک شروع ہوئی؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے لئے آپ کو چودہ سو سال پیچھے جانا پڑے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ یہ ایک اندھیرا زمانہ ہوگا تو پھر چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ ایک مصلح کو مبعوث فرمائے گا۔ ایک ریفارمر آئے گا اور اس کا ٹائٹل مسیح اور مہدی کا ہوگا اور وہ امّت مسلمہ میں سے ہوگا اور قرآن کریم کی تعلیم کو، اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیم کو آگے بڑھائے گا۔ اسلام کی اصلی تعلیم پیش کرے گا۔

ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق وہ آنے والا مسیح اور مہدی ان تمام نشانات کے ساتھ آیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آنے کے متعلق بیان فرمائے تھے۔ اور آپؑ نے 1889ء میں جماعت احمدیہ کے قیام کی بنیاد ڈالی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آنے والے مسیح اور مہدی کی صداقت کے لئے جو نشانات بیان فرمائے تھے ان میں سے ایک نشان رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کا اُس کی معین تاریخوں میں گہنایا جانا تھا۔ چنانچہ جب حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو ہم آنے والا مسیح اور مہدی مانتے ہیں، نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا اور باقاعدہ جماعت احمدیہ کے قیام کی بنیاد ڈالی تو آپ کے دعویٰ کے بعد 1894ء میں دنیا کے مشرقی حصہ کی طرف رمضان میں سورج اور چاند کو اس کی معین تاریخوں میں گرہن لگا اور پھر اگلے سال 1895ء میں دنیا کے مغربی حصہ میں رمضان میں ہی سورج اور چاند کو اس کی معین تاریخوں میں گرہن لگا۔ یہ آپؑ کے دعویٰ کی تصدیق کے لئے ایک خدائی نشان تھا۔

آپؑ نے فرمایا: مَیں وہی مسیح اور مہدی ہوں جس کے آنے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ اور میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے ربّ کو پہچانے اور اپنے خدا کی طرف لَوٹے اور بندے دوسرے بندوں کے حقوق ادا کریں۔ پس حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے آپؑ نے جماعت احمدیہ کا قیام کیا۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ 1889ء میں آپؑ نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی تو پھر آپؑ کی وفات کے بعد کیا طریق اختیار کیا گیا۔ پھر خلیفہ کے انتخاب کے لئے کیا طریق اختیار کیا جاتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ہماری کوئی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم میں نبوّت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا اور پھر خلافت علیٰ منہاج النّبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دَور ختم ہوگا تو اس کی ایک دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ ایک اندھیرا اور تاریک زمانہ ہوگا۔ پھر خلافت علیٰ منہاج النّبوۃ جاری ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق ہم یقین رکھتے ہیں کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت راشدہ تھی اسی کا تسلسل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جاری ہوا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد لوگوں نے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کو خلیفۃ المسیح الاوّل منتخب کیا۔ پھر آپؓ کی وفات کے بعد 1914ء میں خلافت ثانیہ کا انتخاب ہوا اور حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ خلیفۃ المسیح الثانی منتخب ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی تو اُس وقت جماعت کی تعداد ہاف ملین (half million) کے قریب تھی۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 204 ممالک میں یہ تعداد کروڑوں میں ہے۔ اب خلیفۃ المسیح کے انتخاب کے لئے باقاعدہ الیکٹورل کالج ہے۔ جس میں جماعت کے اداروں انجمن، تحریک جدید وغیرہ کے عہدیداران ہیں، پھر سینئر مبلغین اور مختلف ممالک کے امراء جماعت اور بعض دیگر لوگ شامل ہیں۔ یہ سب ایک جگہ جمع ہوکر خلیفہ کا انتخاب کرتے ہیں۔

1982ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات ہوئی تو خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا انتخاب ربوہ میں ہوا تھا۔

1984ء میں جب جنرل ضیاء الحق نے ظالمانہ آرڈیننس نافذ کیا ہے جس کے تحت سخت قوانین بنائے گئے اور اسلامی عقائد کے اظہار پر پابندی لگادی گئی اور سزائیں مقرر کی گئیں۔ السلام علیکم کہنے پر جیل کی سزا مقرر کی گئی اور جرمانہ اس کے علاوہ مقرر کیا گیا تو ان حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے پاکستان سے لندن ہجرت کی کیونکہ آپ بحیثیت خلیفہ اپنے فرائض منصبی نہیں بجالا سکتے تھے اور نہ جماعت کی رہنمائی کرسکتے تھے۔

2003ء میں لندن میں آپؒ کی وفات ہوئی تو پھر پانچویں خلافت کا انتخاب مسجد فضل لندن میں ہوا۔ ''مسجد فضل'' لندن کی سب سے پرانی مسجد ہے۔ چنانچہ 22/اپریل 2003ء کو اس انتخاب میں مجھے خلیفہ منتخب کیا گیا۔

جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ عوام میں یہ تأثر پایا جاتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ پیشگوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ہی تھی۔ آپؐ نے خود بیان فرمایا تھا کہ آنے والا مسیح جو میری امّت میں سے آئے گا نبی اللہ ہوگا۔

عام مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ آنے والے مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو آسمان پر زندہ موجود ہیں اور وہ آئیں گے۔ اور مسیح اور مہدی دو علیحدہ علیحدہ وجود ہیں۔ اور مسیح آسمان سے آئے گا اور مہدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے ہوگا۔ تو یہ دونوں مل کر کام کریں گے تلوار چلائیں گے، صلیبیں توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔

عامۃ المسلمین اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور پرانے نبی کے طور پر آئیں گے اور ان کے آنے سے نبوّت کی مہر نہیں ٹوٹے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے تو ان کو بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا۔ پھر جب آئیں گے تو اُسی ''نبی'' کے ٹائٹل کے ساتھ آئیں گے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ خدا تعالیٰ نے کسی کو نبی کا ٹائٹل دیا ہو۔ پھر اُس سے چھین لے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کے آنے کے قائل تو عامۃ المسلمین بھی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ آنے والا تو میری امّت میں سے آئے گا۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ اور آپؐ نے اس کی آیت وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ پڑھی تو ایک صحابی نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں جو صحابہ کا درجہ تو رکھتے ہیں لیکن ابھی صحابہ میں شامل نہیں ہوئے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ آنے والا عرب نہیں ہوگا اور دوسرا یہ کہ وہ امّت مسلمہ میں سے ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا آنا میرا آنا ہوگا۔ یعنی وہ آنے والا میرے طریق پر چلنے والا ہوگا اور میری پیروی کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام بطور مسیح و مہدی آچکے ہیں اور کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آئے۔ قرآن کریم کی شریعت کو احسن رنگ میں کھول کر بیان کرنے کے لئے آئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آسکتا ہے لیکن وہ غیر تشریعی نبی ہوگا۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین ہیں، قرآن کریم آخری کتاب ہے اور اب کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی۔ ہم نبی آخر الزماں خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں۔ اور یہ بھی مانتے ہیں کہ آپ کی محبت میں، آپ کی اتباع میں، بغیر کسی نئی شریعت کے نبی آسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک رات مَیں نے اس کثرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کہ دل و جان اس سے معطّر ہوگیا۔ اُسی رات خواب میں یہ نظارہ دیکھا کہ فرشتے آبِ زلال کی شکل پر نُور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے

ہیں اور ایک فرشتے نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجی تھیں۔ ایک مرتبہ الہام ہوا کہ ملأِ اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں اور ارادۂ الٰہی احیائے دین کے لئے جوش میں ہے۔ اسی اثناء خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا کہ یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعودؑ کو جو یہ مقام ملا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ملا ہے۔

جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ کیا وحی کا سلسلہ جاری ہے؟

حضور انور نے فرمایا: ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات آج بھی قائم ہیں۔ خدا تعالیٰ کی کسی بھی صفت کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ وہ پہلے بھی کلام کرتا تھا اور اب بھی کرتا ہے۔ لوگوں کو سچّی خوابیں آتی ہیں، خدا تعالیٰ آپ کی دعائیں سنتا ہے اور شفا دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ بولتا ہے اور آج بھی کلام کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی وحی اور الہامات کا سلسلہ آج بھی جاری ہے اور کوئی اس کو بند نہیں کرسکتا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آجکل دنیا کی حالت قابل فکر ہے اور اُس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو بھول چکے ہیں۔ پس چاہیے کہ انسان خدا کی طرف جھکے، خدا کی پہچان کرے اور جو خدا کو بھلائے بیٹھے ہیں وہ توبہ و استغفار کریں۔ انسان، انسان سے محبت کرے اور آپس میں اخوّت و محبت کا تعلق قائم کریں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے، جو پرسی کیوشن (Persecution) ہو رہی ہے وہاں جماعت احمدیہ کا مستقبل کیا ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان سب ظلموں اور تکالیف کے باوجود جماعت قائم ہے اور ہر ظلم برداشت کر رہی ہے۔ ظلم کے خلاف اگر قانون مدد کرے تو ٹھیک ہے ورنہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہیں۔ باقی وہ لوگ جو یہ ظلم برداشت نہیں کرسکتے وہ پاکستان سے ہجرت کرکے آسٹریلیا اور دوسرے مغربی ممالک میں آکر آباد ہوئے ہیں۔ یہ پاکستان کی بدقسمتی ہے کہ پاکستان کا اچھا زرخیز دماغ، ڈاکٹرز، سائنٹسٹس، انجنیئرز وغیرہ پاکستان سے باہر نکل رہا ہے۔ اس کا نقصان پاکستان کو ہو رہا ہے۔ ہم احمدیوں نے پاکستان بنانے میں حصہ لیا۔ پاکستان کی تعمیر میں ہمارا بڑا کردار ہے۔ قائداعظم نے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ ایک احمدی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کو بنایا۔ آج بچوں کی سکولوں کی کتابوں سے، ان کے نصاب سے آپ کا نام نکال دیا گیا ہے۔ اس سے بڑھ کر بدقسمتی کیا ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی وہاں ہیں اور وہاں ہی رہیں گے اور آخر دم تک رہیں گے اور رہتے چلے جائیں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا ان ظلم کرنے والوں کو ہدایت دے۔ سمجھ دے اور وہ ظلم سے باز آجائیں۔

انٹرویو کا یہ پروگرام ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 47 فیملیز کے 190 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق سڈنی کی دو جماعتوں بلیک ٹاؤن اور Marsden Park سے تھا۔ ان تمام فیملیز نے اس یادگار موقع پر حضور انور کے ساتھ الگ الگ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑہائی بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہدیٰ'' میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق چھ بج کر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الہدیٰ تشریف لائے جہاں ''نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا'' کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور نے جنرل سیکرٹری صاحبہ سے دریافت فرمایا کہ آپ کو مجالس سے ماہانہ رپورٹس کارکردگی کس طرح ملتی ہیں اور پھر اُس سے ماہانہ رپورٹ کس طرح تیار کرتے ہیں اور کیا مجالس کو تبصرہ کے ساتھ ان رپورٹس کا جواب بھجوایا جاتا ہے۔ اس پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ مجالس سے جو رپورٹس موصول ہوتی ہیں ان پر تبصرہ کیا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: صدر لجنہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ تمام رپورٹس کو پڑھے اور اُن پر تبصرہ کرکے اپنے شعبوں کو اور مجالس کو بھجوائے۔

سیکرٹری تربیت سے حضور انور نے لجنہ کے سلیبس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنا پہلا ٹارگٹ یہ رکھیں کہ آپ کی کتنی ممبرات ہیں جو ہر ہفتہ باقاعدگی سے خطبہ جمعہ سنتی ہیں۔ اور پھر یہ بھی ضروری ہے کہ **مختلف ممالک میں جو جلسوں یا اجتماعات کے موقعہ پر لجنہ سے خطاب کرتا ہوں ان کو لجنہ کی ہر ممبر سنے۔** اس کا بھی آپ کو جائزہ لینا چاہئے۔ **خلیفۃ المسیح کے خطبات اور خطابات سننا اور پھر اس کے مطابق عمل کرنا آپ کی تربیت کے لئے بہت ضروری ہے۔** آپ کی اپنی تربیت ہوگی تو پھر اولاد کی بھی اچھی تربیت ہوگی۔

پھر یہ دیکھیں کہ **لجنہ کی ہر ممبر نمازوں کی ادائیگی اور قرآن کریم کی تلاوت پابندی کے ساتھ کرنے والی ہو۔** اس سے آپ کا خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھے گا۔ یہ بھی ضروری ہے کہ گھروں میں جو مائیں ہیں وہ اپنے میاں اور بچوں کو وقت پر نماز ادا کرنے کی یاددہانی کروانے والی ہوں۔ بلکہ ان کی ذمّہ داری ہے کہ بچوں کو نماز کی عادت ڈال دیں اور مسجد سے ان کا تعلق جوڑ دیں۔

حضور انور نے فرمایا: میرے خطبات جمعہ میں سے اور پھر جو مَیں لجنہ کو ایڈریس کرتا ہوں اُس کے اہم نکات تیار کیا کریں اور پھر اپنی لجنہ کی ہر ممبر کو سرکولیٹ کریں۔ ای میل کے ذریعہ بھجوا سکتی ہیں اور اسی طرح اپنی ماہانہ میٹنگ میں بھی دے سکتی ہیں۔

حضور انور نے چندہ تحریک جدید اور وقف جدید کا جائزہ لیتے ہوئے لجنہ کو ہدایت فرمائی کہ اپنا ایک ٹارگٹ رکھ کر اس کو حاصل کریں۔ اس پر حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہم صرف اپنی ممبرات کو اور بچوں کو توجہ دلاتے ہیں، یاددہانی کرواتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ کتنے اہم چندے ہیں۔ ان میں حصہ لیں اور ادائیگی کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ اپنا پورے سال کا ایک ٹارگٹ معین کرے اور پھر لجنہ کی ہر ممبر سے چندہ حاصل کرکے اس ٹارگٹ کو حاصل کرے۔ اس طرح آپ جماعت کے جو نیشنل سیکرٹری تحریک جدید اور وقف جدید ہیں ان کی پورے ملک کے مجموعی ٹارگٹ کے حصول میں مدد کر رہی ہوں گی۔ ذیلی تنظیمیں جب ان دونوں چندوں کا اپنا اپنا ٹارگٹ حاصل کرتی ہیں تو اس سے مجموعی طور پر آپ کی جماعت کی پوزیشن بہت بہتر ہو جاتی ہے اور اس طرح بعض ممالک اور جماعتیں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کی ممبرات کو یہ علم ہونا چاہئے کہ وہ کیا دے رہی ہیں اور کیوں دے رہی ہیں۔ اس کا علم ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح اپنے بچوں اور بچیوں سے چندہ دلوائیں تو انہیں بھی بتایا کریں کہ تم یہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے چندہ دے رہی ہو۔

سیکرٹری مال سے حضور انور نے لجنہ کے مجموعی بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ لجنہ کی جو ممبرز چندہ میں بقایادار ہیں، ان کے پیچھے پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ ان کی کوئی جائز وجہ ہو جس کے باعث وہ اپنا چندہ ادا نہ کر پارہی ہوں۔ ہاں اگر جماعت میں کسی لجنہ کی کوئی دوسری پرابلم ہے تو پھر اس کو حل ہونا چاہئے۔

آڈیٹر سے حضور انور نے اس کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور جائزہ لیا کہ کس حد تک حسابات کی چیکنگ وغیرہ کی جاتی ہے۔

سیکرٹری خدمت خلق سے حضور انور نے سارے سال کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ اپنے پروگراموں میں Old Homes اور سکولوں اور ہسپتالوں کے وزٹ رکھا کریں اور اسی طرح مختلف چیریٹیز کے لئے فنڈ ریزنگ کرنے کے پروگرام بنایا کریں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جب آپ یہ کام کریں تو اور خدمت کریں گی اور چیریٹیز (Charities) کو فنڈز مہیا کریں گی تو ان غیر لوگوں پر یہ بات واضح ہونی چاہئے کہ احمدیہ جماعت کی خواتین کی تنظیم یہ فنڈز مہیا کر رہی ہے یا یہ خدمت اور مدد کر رہی ہے۔

سیکرٹری صنعت و دستکاری سے حضور انور نے شعبہ کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا جو بڑی عمر کی خواتین گھروں میں بیٹھی ہیں ان کو اپنے شعبہ کے کام میں شامل کریں۔ وہ گھروں میں بیٹھ کر چیزیں تیار کریں۔ پھر آپ باقاعدہ اپنی سالانہ نمائش لگائیں، مینا بازار لگائیں اور اجتماع کے موقعہ پر سٹالز بھی لگائیں۔

سیکرٹری ناصرات سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پردہ کے معیار کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ سیکرٹری ناصرات کو پردہ کے معاملہ میں بچیوں کے لئے ایک اعلیٰ مثال اور نمونہ ہونا چاہئے کیونکہ بچیاں اپنی سیکرٹری کو دیکھ کر نمونہ پکڑیں گی۔ اگر سیکرٹری کے پردے کا معیار اچھا ہوگا تو پھر بچیوں کے پردے کا معیار بھی اچھا ہوگا۔

حضور انور نے ناصرات کے نصاب کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نیز دریافت فرمایا کہ کون سی کتاب سالانہ کوئز کے لئے رکھی گئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک تو سالانہ کوئز کا پروگرام باقاعدہ ہونا چاہئے۔ دوسرے اس کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب کے دو صفحے ہر بار رکھ لئے جائیں۔ ساری کتاب نہیں ورنہ یہ ناصرات کے لئے مشکل ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ ناصرات سے مضامین بھی لکھوائے جائیں اور اس کے لئے باقاعدہ عناوین رکھے جائیں مثلاً یہ عنوان ہوسکتا ہے کہ ''ہم احمدی کیوں ہیں؟''۔ حضور انور نے فرمایا کہ بچیوں کو اپنا دینی اور نیکی کا معیار بلند کرنا چاہئے اور ان کو یہ علم ہونا چاہئے کہ ہم کیوں احمدی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اجتماعات کے موقعہ پر جو تقاریر کے عناوین ہیں وہ اللہ تعالیٰ، ہمارا خدا، خلافت احمدیہ، خلافت کی برکات اور خدمت خلق، دوسروں کی خدمت اور دوسروں کے کام آنا وغیرہ بھی ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے اس بات کا جائزہ لیا کہ سنڈے کلاسز میں کتنی بچیاں حاضر ہوتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان کلاسز میں بچیوں کو زیادہ تعداد میں حاضر ہونا چاہئے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ دس سال کی عمر سے جو بڑی بچیاں ہیں ان کی آپس میں گروپ ڈسکشن زیادہ ہونی چاہئے۔ بچیاں اس طریق سے زیادہ سیکھتی ہیں۔ ڈسکشن کے موضوع اس طرح کے ہونے چاہئیں جیسے ہم اپنا سر کیوں ڈھانپتے ہیں، Importance of God وغیرہ۔

حضور انور نے فرمایا کہ ڈسکشن پروگراموں میں بعض دیگر Topics بھی رکھے جاسکتے ہیں تاکہ بچیاں اپنے خیالات اور مسائل اور پرابلم کا اظہار کرسکیں اور اس سے پھر اصلاح کے مواقع ملتے ہیں مثلاً شادی بیاہ، خاوند، بچے، مردوں اور عورتوں کو جو علیحدہ علیحدہ رکھا گیا ہے، دونوں کے پروگرام علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ پردہ میں ہوتے ہیں۔ اسی طرح رشتہ داروں کا احترام وغیرہ۔ اس طرح کی ڈسکشن سے بچوں کے مسائل کا علم ہوگا تو ہم اُن کی مشکلات اور مسائل کم کرنے کے لئے رہنمائی کرسکتے ہیں اور انہیں مختلف امور میں اسلامی تعلیم سے آگاہ کرسکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کو

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-1652, 2243-0794, 2248-5222
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ہدایت فرمائی کہ پڑھی لکھی، تعلیم یافتہ نوجوان لجنہ پر مشتمل ایک کمیٹی بنائیں۔ کمیٹی کی ممبران مختلف فیلڈز سے لیں اور کمیٹی اس بات کا جائزہ لے کہ ڈسکشن کے لئے کون کونسے ایریا کو ٹارگٹ کرنا ہے اور کس طرح بچیوں کے ساتھ یہ Issues ڈسکس کرنے ہیں۔

سیکرٹری تعلیم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کونسی کتاب آپ نے لجنہ کے مطالعہ کے لئے رکھی ہے۔ اس پر سیکرٹری صاحبہ نے عرض کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ’’لیکچر لدھیانہ‘‘ اور تفسیر قرآن اور ناظرہ قرآن رکھا ہوا ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ان پروگراموں میں اور اپنی میٹنگز میں لجنہ کی حاضری بڑھائیں۔

سیکرٹری ضیافت سے حضور انور ایدہ اللہ نے دریافت فرمایا کہ آجکل جو کھانا تیار ہورہا ہے، لجنہ علیحدہ بھی تیار کررہی ہے یا جماعت کی ضیافت ٹیم تیار کررہی ہے۔ اس پر حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ جماعت کی ضیافت ٹیم کھانا تیار کررہی ہے۔

سیکرٹری اشاعت (Publications) نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ لجنہ کے رسالے ’الضحیٰ‘ اور ’المیز ان‘ شائع ہوتے ہیں۔ حضور انور نے ہدایات فرمائی کہ لندن میں واقفات نو کے لئے جو رسالہ ’’مریم‘‘ شائع ہوتا ہے آپ اُس کے خریدار بنیں اور باقاعدہ یہ رسالہ لگوائیں اور پھر اس کو اپنے ممبرز میں تقسیم کریں۔ زیادہ تعداد میں منگوائیں۔

حضور انور نے لجنہ کی ویب سائیٹ کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا کہ کس طرح اس کو آرگنائز کرتے ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ لجنہ اپنی ویب سائٹ کو آرگنائز کرے اور بچیوں سے اس کو Manage کرنے میں مدد لے۔

حضور انور نے **سیکرٹری تبلیغ** سے دریافت فرمایا کہ سال کے دوران کتنی بیعتیں ہوئی ہیں جو لجنہ کے ذریعہ ہوئی ہوں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہاں جو خواتین کے کلچرل گروپس ہیں ان سے اپنے ذاتی تعلقات بڑھائیں اس طرح تبلیغ کے لئے راہ نکلے گی۔ اسی طرح لوکل سکولوں کے وزٹ کریں اور اپنے تبلیغی رابطے بڑھائیں۔ حضور انور نے اس سال کے لئے لجنہ آسٹریلیا کو پانچ بیعتیں کروانے کا ٹارگٹ دیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنے لئے اس سے بڑا ٹارگٹ رکھیں۔ بڑا ٹارگٹ رکھیں گے تو کم سے کم تو حاصل کریں گے۔

سیکرٹری تربیت برائے نومبایعین سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس وقت کتنی نومبایع خواتین آپ کے زیر تربیت ہیں اور ان کی کلچرل بیک گراؤنڈ کیا ہے اور انہوں نے کیا دیکھ کر احمدیت قبول کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر نومبایع کا جماعت کے انتظام میں مدغم ہونا بہت ضروری ہے ورنہ پھر یہ لوگ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل صدر لجنہ کو ہدایت فرمائی کہ اپنی ایک معاون صدر بنائیں جو MTA اور رشتہ ناطہ کے ڈیپارٹمنٹ کی نگرانی کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ناصرات کے لئے بھی ویب سائٹ بنائی جاسکتی ہے لیکن اس کا نمونہ، ماڈل، لجنہ یوکے ویب سائٹ سے لیں اور ان کی طرز پر بنائی جائے کیونکہ وہ منظور شدہ ہے اور محفوظ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے افریقہ کے مختلف ممالک میں Model Village's Projects شروع کیا ہوا ہے۔ اس کو بھی فنڈ کرنا چاہئے جس طرح دنیا کی دوسری بڑی جماعتیں اس کے لئے فنڈز مہیا کررہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ اپنی نمائشوں کے پروگرام کے تحت دوسری لوکل کمیونٹیز کے پروگراموں میں اپنا سٹال لگاسکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ اپنے پروگراموں میں آزاد ہے اور انہیں تبلیغ کے لئے اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے نئے نئے راستے تلاش کرنے چاہئیں۔ لیکن یہ سب کچھ اسلامی تعلیمات کے اندر رہ کر ہی ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ لجنہ اماء اللہ کی یہ میٹنگ سوا سات بجے ختم ہوئی۔

معائنہ حسن موسیٰ لائبریری

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’حسن موسیٰ‘‘ لائبریری کا معائنہ فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 2006ء کے دورۂ آسٹریلیا میں لائبریری کے معائنہ کے دوران اس لائبریری کا نام ’’حسن موسیٰ لائبریری‘‘ رکھا تھا۔ حضور انور نے لائبریری کا یہ نام حضرت صوفی حسن موسیٰ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے نام پر رکھا تھا۔ آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے اور 1903ء میں آسٹریلیا میں جماعت احمدیہ کے قیام کا آغاز آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ہوا تھا۔

لائبریری کا معائنہ کرتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ نے بُک شاپ بھی لائبریری کے اندر بنائی ہوئی ہے۔ **بہت سارے لوگوں کو پتہ نہیں ہے کہ کون سی کتابیں آپ کے پاس موجود ہیں اور کون سی نہیں ہیں۔ واقفات نو کو بھی کچھ پتہ نہیں کہ کتابیں ہیں کہ نہیں۔ احباب جماعت کو بتایا کریں اور جمعہ کے دن اعلان کیا کریں۔**

حضور انور نے لائبریری کے مختلف حصے دیکھے۔ اطفال کے سیکشن کا بھی معائنہ فرمایا۔

حضور انور نے ایک اصولی ہدایت فرمائی کہ قادیان اور لندن میں جو بھی نئی کتب شائع ہوتی ہیں وہ ساتھ ساتھ منگوایا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لائبریری کی وزیٹر بُک پر لکھا:

’’اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو لائبریری سے حقیقی رنگ میں استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دینی کتب خاص طور پر تفاسیر قرآن اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین‘‘

آخر پر لائبریری کی انتظامیہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 16 فیملیز کے 40 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والوں کا تعلق سڈنی کی دو جماعتوں بلیک ٹاؤن اور Mount Druitt کے علاوہ پرتھ (Perth) سے آنے والے ایک صاحب نے بھی شرف ملاقات پایا۔ پرتھ سے آنے والے یہ دوست پانچ گھنٹے سے زائد جہاز کا سفر کرکے سڈنی ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔

ان تمام احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے نو بجے تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ’’مسجد بیت الہدیٰ‘‘ میں تشریف لے آئے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں کو اس تقریب میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی:

عزیزم بلال احسن، طٰہٰ احمد، راویل چودھری، عمران احمد، شہزاد احمد، فاران احمد، عالی شان، سید مجتبیٰ شاہ، جلیل الرحمٰن، Rabeet نثار، ذیشان شاہد۔

عزیزہ شافعیہ رحمٰن، صبیحہ رحمٰن، وَردہ احمد، عائشہ چودھری، شائستہ محمود، نمود السحر، مریم سندھو، ذوھا طارق، ثناء تاج، نادیہ مریم، ذارا رحمت، ساویہ نزھت، شہناز سید۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نو بجے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

20 اکتوبر بروز اتوار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر 10 منٹ پر مسجد بیت الہدیٰ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 48 فیملیز کے 179 ممبران نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز سڈنی (Sydney) کی تین جماعتوں Marsden Park، Black Town اور Mount Druitt سے آئی تھیں۔ ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بھی بنوائی اور دعاؤں کی درخواست کرکے ڈھیروں دعائیں بھی لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کے آخر پر مکرم محمود احمد شاہد صاحب امیر و مبلغ انچارج آسٹریلیا نے دفتری ملاقات کی اور مختلف امور کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ہدایات حاصل کیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے ’’مسجد بیت الہدیٰ‘‘ تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ’’مسجد بیت الہدیٰ‘‘ تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

معتمد سے حضور انور نے دریافت فرمایا: کتنی مجالس ہیں؟ کیا سب کی ماہانہ رپورٹس آتی ہیں اور پھر ان رپورٹس پر تبصرہ ان مجالس کو واپس بھیجا جاتا ہے؟

اس پر معتمد نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری 13 مجالس ہیں اور تمام مجالس اپنی رپورٹس بھجواتی ہیں اور معتمدین ان رپورٹس پر تبصرے بھجواتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: صدر خدام الاحمدیہ کو بھی یہ رپورٹس پڑھنی چاہئیں۔ اور ان پر اپنا تبصرہ بھجوانا چاہیے۔ صدر صاحب کے علم میں ہونا چاہیے کہ مجالس کیا کررہی ہیں۔ اور کہاں کہاں ان کے کام میں، پروگراموں کے انعقاد میں کمی رہ گئی ہے۔

نائب صدر اوّل و مہتمم مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدام الاحمدیہ کا سالانہ بجٹ دو لاکھ دس ہزار 552 ڈالرز تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری وصولی دو لاکھ تیرہ ہزار ڈالرز سے زائد ہوئی۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر مہتمم مال نے بتایا کہ انکم کے لحاظ سے خدام کی بڑی تعداد صحیح چندہ دیتی ہے۔ صرف چالیس کے قریب خدام ایسے ہیں جو ابھی چندہ نہیں دیتے۔ مہتمم مال نے بتایا کہ 778 خدام شعبہ مال کے پاس ریکارڈ میں ہیں جو چندہ ادا کرتے ہیں۔

مہتمم تجنید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی کل تجنید کیا ہے جس پر حضور انور کی خدمت میں موصوف نے عرض کیا کہ ہماری تجنید 830 ہے۔ جس پر حضور انور نے فرمایا اس کا مطلب ہے کہ جو خدام ابھی چندہ نہیں دیتے وہ تجنید میں تو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman

ALLADIN BUILDERS

Please contact for quality construction works in Qadian

Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 7837211800, +91 8712890678

Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

وَسِّعْ مَكَانَكَ

الہام حضرت مسیح موعودؑ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز

098154-09445

شامل ہیں لیکن ابھی چندہ کے نظام میں شامل نہیں۔

نائب صدر دوم نے بتایا کہ جو بھی صدر صاحب مختلف کام سپرد کرتے ہیں انجام دیتا ہوں۔ آج کل جلسہ سالانہ اور حضور انور کے دورہ کے حوالہ سے بعض سپرد کام انجام دے رہا ہوں۔

مہتمم خدمت خلق نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے 337 خدام نے بلڈ ڈونیشن میں حصّہ لیا ہے اور اپنا خون دیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: بلڈ ڈونیشن کا پروگرام اس طرح آرگنائز کریں کہ جو دوسرے غیر لوگ ہیں، ہمسائے وغیرہ ہیں وہ بھی اس میں شامل ہو جائیں۔ حضور انور نے فرمایا: یوکے میں اسی طرح آرگنائز کرتے ہیں کہ ہمسائے وغیرہ بھی آجاتے ہیں اور شامل ہو جاتے ہیں، اس کے لئے ہسپتالوں کی ایمبولینس اور اُن کی ٹیمیں آتی ہیں تو جماعت کا ایک تعارف ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: خدمت خلق کے ان پروگراموں کو صرف اپنے تک محدود نہ رکھیں، غیروں کو، دوسروں کو بھی شامل کریں اور بے شک ہزاروں کی تعداد میں شامل کریں۔ پروگرام آپ کا ہوگا اور میڈیا وغیرہ میں کوریج آپ کے نام کی ہو گی لیکن دوسروں کو بڑی تعداد میں شامل کر کے آپ ساتھ ساتھ جماعت کا وسیع پیمانہ پر تعارف بھی کروا رہے ہوں گے۔ اور احمدیت کی تعلیم اور پیغام ان تک پہنچ رہا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: چیرٹی واک کو بھی آرگنائز کریں اور اس میں غیروں کو بھی شامل کریں۔ غیروں کو شامل کریں گے تو یہ جو شور مچاتے ہیں کہ انٹیگریشن (Integration) نہیں ہو رہی تو ان کا یہ اعتراض بھی دور ہو جائے گا اس لئے ایسے چیرٹی کے پروگراموں میں دوسروں کو شامل کیا کریں۔

مہتمم تعلیم نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ سال میں ہم دو امتحان لیتے ہیں اور امتحان کے لئے نصاب رکھا ہوا ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: امتحان کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب رکھیں۔ جو انگریزی بولنے والے ہیں ان کے لئے انگریزی زبان میں رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کے انگریزی زبان میں تراجم ہو چکے ہیں۔ ان میں سے کسی کتاب کا انتخاب کر لیں اور اگر کتاب بڑی ہے تو اس کو دو تین حصّوں پر تقسیم کر لیں۔ نئی جنریشن آ رہی ہے جو انگریزی زبان جانتی ہے۔ **ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا شوق پیدا کریں۔** اس طرح امتحان لینے سے یہ لوگ مطالعہ کریں گے اور کچھ نہ کچھ شوق پیدا ہوگا۔ یہ بھی کوشش کریں کہ امتحان میں زیادہ سے زیادہ خدام شامل ہوں۔

مہتمم تربیت کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ خدام کی تربیت کریں۔ شادیاں ٹوٹتی ہیں تو وہاں اصلاح ہونی چاہیے۔ خاندانوں کے جھگڑے کم سے کم ہونے چاہئیں۔ جہاں لڑکے غلط ہیں وہاں ان کو سمجھائیں اور اصلاح کریں اور ان کی تربیت کریں۔

نمازوں کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا تو مہتمم تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 47 فیصد خدام پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں۔ اس پر **حضور انور نے فرمایا:** جو کمزور ہیں ان سے رابطہ کر کے ان کو توجہ دلائیں اور بار بار توجہ دلائیں۔ اور ان کو نماز کی اہمیت کے بارہ میں بتائیں۔ ان کو یہ باور کروائیں کہ تم اس لئے یہاں آئے ہو کہ اپنے ملک میں نماز پڑھنے کی آزادی نہیں تھی اور اب یہاں آکر بجائے اِس کے کہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ نماز پڑھنے کی آزادی خدا تعالیٰ نے دی ہے، خدا کو ہی بھول گئے ہو۔ خدا کی خاطر ملک چھوڑ کر آئے ہو اور خدا کو ہی بھول گئے ہو۔ اگر خدا کو بھولنا تھا تو پھر وہیں رہتے۔ نمازیں نہیں پڑھنی تھیں اور مسجد نہیں آنا تھا تو پھر یہ کام تم وہیں رہ کر کر سکتے تھے۔ یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی۔

حضور انور نے فرمایا: خدام کو قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں کہ روزانہ باقاعدہ تلاوت کیا کریں۔ پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب انٹرنیٹ پر بھی موجود ہیں۔ اس لئے بآسانی مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ اس طرف خدام کو توجہ دلائیں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ نے خدام سے متعلق فرمایا تھا کہ ’’قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی‘‘۔ اس کے باقاعدہ بیج (Badge) بنائیں اور ہر خادم یہ بیج لگائے۔

مہتمم عمومی کو حضور انور نے فرمایا: آجکل تو آپ ڈیوٹیوں کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

مہتمم صحت جسمانی کو حضور انور نے فرمایا: یہاں تو آپ کے پاس بہت وسیع جگہ ہے باقاعدہ کھیلوں کا انتظام ہونا چاہیے۔ اس سے مسجد سے رابطہ بھی بڑھے گا اور نمازوں کی حاضری بھی بڑھے گی۔

مہتمم وقار عمل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: یہاں مسجد کا بڑا وسیع ایریا ہے۔ قریباً تیس ایکڑ ہے تو کیا یہاں خدّام وغیرہ گھاس کاٹتے ہیں اور پودے، پھول وغیرہ لگاتے ہیں۔ جس پر موصوف نے بتایا کہ ہم مشینیں وغیرہ حاصل کر کے گھاس وغیرہ کاٹتے ہیں اور اس علاقہ کی صفائی کرتے ہیں اور گارڈننگ بھی کرتے ہیں۔

مہتمم تحریک جدید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی جماعت نے خدام الاحمدیہ کو کیا ٹارگٹ دیا ہوا ہے، خدام کو علیحدہ ٹارگٹ دینا چاہیے۔ خدام نے اس سال کتنا چندہ اکٹھا کیا ہے یا آپ نے ہر خادم کو تحریک جدید کے چندہ کے نظام میں شامل کیا ہے۔ مہتمم تحریک جدید نے عرض کیا کہ خدام الاحمدیہ کے لئے کوئی علیحدہ ٹارگٹ نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: خدام کو علیحدہ ٹارگٹ بھی دینا چاہیے۔

مہتمم اطفال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہ میرا پہلا سال ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اپنے کام کو آرگنائز کریں اور اطفال سے چندہ وقف جدید بھی لیں۔ ہر طفل کو اس چندہ میں شامل کریں۔

مہتمم تبلیغ سے حضور انور نے بیعتوں کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر موصوف نے بتایا کہ سال کی صرف ایک بیعت ہے اور ابھی میرے علم میں نہیں کہ کس کی بیعت ہے، کس قوم سے اس کا تعلق ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک تو خدام الاحمدیہ کی سارے سال کی ایک بیعت ہے اور دوسرے تین ماہ میں آپ کو یہ بھی پتہ نہیں کہ کس کی بیعت ہے؟

حضور انور نے فرمایا: اپنے کام کو آرگنائز کریں اور اب آپ نے ایک سال میں 25 بیعتیں کروانی ہیں۔ اس کے لئے ابھی سے کوشش کریں اور باقاعدہ پروگرام بنائیں، پلاننگ کریں، منصوبہ بندی کریں اور تبلیغ کے کام کو باقاعدہ آرگنائز کریں اور اپنی ہر مجلس کے سپرد کریں کہ تبلیغ کرنی ہے اور بیعتیں کروانی ہیں۔

مہتمم مقامی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے سپرد صرف مسجد کا ایریا ہے یا پورا گریٹر سڈنی ہے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ سارا سڈنی ہے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنا ایریا مسجد کے ارد گرد صرف دس میل کے اندر رکھیں۔ باقی سڈنی میں علیحدہ مجالس اور قیادتیں بنائیں۔ مسجد کے ارد گرد دس میل کے علاقہ کے آپ ذمّہ دار ہوں اور باقی ہر مجلس کا قائد ذمّہ دار ہو۔ اس طرح زیادہ بہتر رنگ میں مستعدّی کے ساتھ کام ہو گا۔ **محاسب** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نیا عہدہ سنبھالا ہے اور ابھی خود کام سمجھ رہا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ابھی تک خود سمجھ رہے ہیں تو پھر دوسروں کو کیا سمجھائیں گے۔

مہتمم امور طلباء کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اپنے طلباء کو آرگنائز کریں۔ یونیورسٹیوں میں ’’احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن‘‘ بنائیں جو مختلف یونیورسٹیوں، کالجز میں مختلف مواضیع پر سیمینار آرگنائز کر دیں۔ مذہبی، دینی موضوع بھی رکھے جا سکتے ہیں اور دیگر ریسرچ وغیرہ کے موضوع بھی رکھے جا سکتے ہیں۔ اس طرح تبلیغ کے لئے بھی راہ نکلے گی اور جماعت کا تعارف بھی بڑھے گا۔

مہتمم تربیت نو مبائعین نے بتایا کہ اس وقت گیارہ نو مبائعین زیر تربیت ہیں۔ ان میں سے سات سڈنی کے ہیں اور باقی دور کی مجالس کے ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا: کیا آپ کا ان سب سے ذاتی رابطہ ہے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ مجالس کے قائدین کا ان سب سے رابطہ ہے۔ چار کا تعلق پاکستان سے ہے، انڈیا کے ہیں اور سری لنکا کے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: تامل زبان میں بھی ہمارا لٹریچر موجود ہے۔ ان کو دیں۔ ان سب سے مستقل رابطہ اور تعلق رہنا چاہیے اور باقاعدہ ان کو اپنے نظام کا حصّہ بنائیں۔

مہتمم اشاعت سے حضور انور نے خدام کے رسالہ کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر موصوف نے بتایا کہ ہم رسالہ ’’المسرور‘‘ شائع کرتے ہیں۔

حضور انور نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا: تبلیغ کا پروگرام اچھا بنائیں اور ٹارگٹ بھی اچھا رکھیں اور پھر باقاعدہ اس کا follow up ہو۔

اسی طرح جو تربیت کا پروگرام بنائیں گے اس میں نماز کے قیام اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دیں۔ کیا آپ نے کبھی اس بات کا بھی جائزہ لیا ہے کہ MTA پر کتنے خدام خطبہ جمعہ سن لیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: جو عاملہ ممبرز مہینے میں تین خطبات سن لیتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اس پر تمام ممبران عاملہ نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے حضور انور نے اس بات کا بھی جائزہ لیا کہ فیملی سمیت کتنے سنتے ہیں۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ چھٹی والے دن اپنے گھروں میں اپنے بچوں کی کلاس لیا کریں اور ان کو دینی علم سکھایا کریں۔

اس سوال کے جواب میں کہ نو مبائع کتنے عرصہ تک کے لئے ہے حضور انور نے فرمایا: میں اپنی میٹنگز میں، دوسرے پروگراموں میں سال میں دس دفعہ بتاتا ہوں کہ تین سال کے لئے ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو بیعت کرتا ہے وہ احمدی ہے۔ اس کو جلد Main Stream میں آنا چاہیے اور جماعت کے نظام کا حصّہ بننا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا: چونکہ بڑی تعداد میں بیعتیں ہوتی ہیں اس لئے نو مبائعین کا ایک علیحدہ شعبہ بنایا گیا تا کہ اس تین سال کے عرصہ میں ان سب کی تربیت کر کے ان کو سنبھالا جائے اور ان کو باقاعدہ نظام جماعت کا حصّہ بنایا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: یوکے میں ایک نوجوان انگریز Jonathan Butterworth دو سال قبل احمدی ہوا تھا۔ اب وہ MTA کے پروگراموں میں بھی آتا ہے اور امسال یوکے کی نیشنل عاملہ میں سیکرٹری تربیت برائے نو مبائعین منتخب ہوا ہے۔ اگر کوئی اچھی طرح تربیت کر کے تیار ہو گیا ہو تو اس کو Main Stream میں لا کر کام میں لیا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں نو مبائعین کی تعداد زیادہ ہے وہاں کریش پروگرام بنا کر ان کو ٹریننگ دی جائے تا کہ یہ جلد جماعتی نظام میں جذب ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: **جو شخص ناصر ہو یا خادم ہو اگر اپنی اپنی ذیلی تنظیم کے چندوں کا بقایا دار ہے تو وہ نہ تو ذیلی تنظیم کا عہدیدار بن سکتا ہے اور نہ ہی جماعت کا عہدیدار بن سکتا ہے۔**

چندہ کی ادائیگی کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ جو لازمی چندہ جات ہیں وہ ہر ماہ انکم کے اوپر ساتھ کے ساتھ دینے چاہئیں۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہم آخری دنوں میں آکر چندہ دیتے ہیں۔ اگر ہر ماہ انکم ہو رہی ہے تو پھر ہر ماہ دینا چاہیے۔ اگر کسی نے کسی مجبوری کے تحت شرح سے کم دینا ہے تو پھر وہ باقاعدہ لکھ کر معاف کروا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: بعضوں کی انکم تو چار، چھ ماہ بعد آ رہی ہوتی ہے ان کی تو مجبوری ہے وہ اکٹھا اس عرصہ کا دیں گے۔ لیکن جو ریگولر انکم والے ہیں ان کو ہر ماہ دینا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا: وصیت کا چندہ ایسا ہے جو نہ کم ہوتا ہے اور نہ معاف ہوتا ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہو سکتی۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کو یہ بتانا چاہیے کہ چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورۃ البقرہ کے شروع میں ہی اس کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ
(الیس اللہ بکافٍ عبدہ)

Body Building
All Types of Welding and Grill Works
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (البقرة:4) کہ وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اُس میں سے جو ہم نے ان کو دیا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔ تو یہاں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ اپنے ایمان کو بڑھانے کے لئے تقویٰ کے حصول کے لئے اور اللہ کی رضا کے حصول کیلئے مالی قربانی کرتے ہیں۔ پس یہ مالی قربانی کوئی Tax نہیں ہے۔ پھر یہاں یہ بھی مراد ہے کہ جو بھی علم اور جو بھی صلاحیتیں ہم نے ان کو دی ہیں انہیں وہ خدمت دین کے لئے، خدا کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔

اطفال کے سلیبس کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ ’’وقف نو‘‘ کا اپنا سلیبس ہے۔ آپ اپنا بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا: یوکے میں صدر خدام الاحمدیہ نے اس طرح پروگرام بنایا ہے کہ وقف نو کا سلیبس لیا ہے اور اس میں جو زائد اور اضافہ کرنا تھا وہ کر کے اب اس سلیبس کو ہی رکھا ہے اور اس کو follow کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ بھی اس طرح کر سکتے ہیں وقف نو کا سلیبس لے کر اُس میں جو زائد چیزیں ڈالنی ہیں ڈال لیں اور پھر اس کو اپنا لیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ’’احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن‘‘ مختلف ممالک میں کام کر رہی ہے۔ یہ ایسوسی ایشن یونیورسٹیز میں سیمینار کرواتی ہے۔ بعض دفعہ مذہبی (Religious) عناوین ہوتے ہیں جس سے اسلام کے خلاف غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں اور جماعت کا بھی تعارف ہوتا ہے اور بعض دفعہ مختلف ریسرچ کے عناوین ہوتے ہیں۔ تو اس طرح آپ بھی کر سکتے ہیں۔

یہ سوال بھی کیا گیا کہ یہاں خدام الاحمدیہ کا اکاؤنٹ علیحدہ نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا: اس بارہ میں بہت سے امور دیکھنے پڑتے ہیں۔ بعض لیگل صورتیں دیکھنی پڑتی ہیں کہ کر بھی سکتے ہیں یا نہیں۔ اس لئے آپ لکھ کر دیں تو اس کا جائزہ لے کر آپ کو بتایا جائے گا۔

چیریٹی واک کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدام الاحمدیہ اپنی علیحدہ چیریٹی واک کرے۔ یوکے میں اور بعض دوسرے ممالک میں جماعت اپنی علیحدہ چیریٹی واک کرتی ہے۔ انصار علیحدہ کرتے ہیں اور خدام علیحدہ کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: خدام الاحمدیہ یوکے نے اپنی چیریٹی واک میں تین لاکھ تین ہزار پاؤنڈ جمع کیا تھا۔ جو بعد میں مختلف چیریٹیز کو دیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا: **ہیومینیٹی فرسٹ** بالکل علیحدہ چیز ہے۔ آپ نے جو چیریٹی واک کرنی ہے وہ جماعتی طور پر اور اپنی اپنی ذیلی تنظیموں کے تحت کرنی ہے اور جو بھی پریس، میڈیا کوریج ہوگی وہ آپ کے نام سے ہی ہوگی۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اگر کوئی انسان اپنا کوئی عضو (Organ) عطیہ کے طور پر دیتا ہے تو یہ جائز ہے اس سے کسی دوسرے غریب کا بھلا ہوگا۔ یہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ: بچوں کی کلاس میں اور سٹوڈنٹ کلاس میں، میں اس کا جواب دے چکا ہوں۔ آپ MTA دیکھا کریں۔ اپنی مجالس کے مابین Online خط و کتابت کے بارہ میں ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض خاص مالی معاملات ہوتے ہیں شعبہ عمومی کی ہدایات ہوتی ہیں جو Online نہیں جانی چاہئیں اس لئے باقاعدہ لکھ کر مرکز سے ہدایت لیں۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ سات بجے ختم ہوئی۔

میٹنگ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عاملہ کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور اجتماعی گروپ فوٹو بنوانے کا بھی شرف عطا فرمایا۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ آسٹریلیا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ آسٹریلیا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

سب سے پہلے **قائد عمومی** سے حضور انور نے مجالس کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا قائد عمومی نے بتایا کہ انصار اللہ کی 14 مجالس ہیں اور سب کی طرف سے باقاعدہ رپورٹس آتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان کی ساری رپورٹس پڑھ کر، ٹیلی فون پر نہیں بلکہ لکھ کر تبصرہ بھجوایا کریں۔ ہر رپورٹ پر تبصرہ ہونا چاہئے یہ ضروری ہے۔

قائد مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ انصار کی تعداد 411 ہے اور ہمارا کل سالانہ بجٹ 92 ہزار ڈالرز ہے۔ حضور انور نے فرمایا: بعض انصار تو بہت اچھا کمانے والے ہیں اس لئے آپ کا چندہ اس سے بہت بڑھ سکتا ہے اور دوگنا بھی ہوسکتا ہے۔

قائد تبلیغ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیعتوں کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر قائد تبلیغ نے بتایا کہ انصار اللہ نے آٹھ بیعتیں کروائی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ان سے مستقل رابطہ رکھیں اور ان کی تربیت کر کے باقاعدہ نظام جماعت کا حصہ بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا: اپنا سال کا پچیس تیس بیعتوں کا ٹارگٹ رکھیں اور پھر کوشش کر کے اس ٹارگٹ کو حاصل کریں۔ آسٹریلیا میں مختلف اقوام آباد ہیں۔ ان میں تبلیغ کے لئے منصوبہ بندی کریں اور بیعتیں کروائیں۔ آپ کوشش کر کے اس ٹارگٹ سے زیادہ بیعتیں بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

قائد تربیت نے بتایا کہ انہیں ابھی کام سنبھالے نو، دس ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے اس نو، دس ماہ کے عرصہ میں کیا کام کیا ہے۔ موصوف نے عرض کیا کہ تمام مجالس کو تربیت کا پروگرام بھجوایا ہے اور ہدایت دی ہے کہ اس پر عمل کریں۔ حضور انور نے فرمایا: کیا آپ کے پاس یہ ریکارڈ ہے کہ کتنے انصار باقاعدہ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ 411 انصار میں سے 272 انصار باقاعدہ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ باقی باقاعدہ نہیں ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ سب کو باقاعدگی سے پانچوں نمازیں ادا کرنی چاہئیں۔ انصار کی عمر ایسی ہوتی ہے کہ سب کو نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہونا چاہئے۔ قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ ہونی چاہئے اور روزانہ تلاوت ہونی چاہئے۔ MTA پر خطبات سننے کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انصار کو تبلیغ کا پروگرام بنا کر دیں اور ان کو لٹریچر دیں اور ان کو باہر نکالیں۔ یہ اپنے رابطے کریں۔ تعلقات بنائیں اور تبلیغ کریں اب احساس کمتری سے باہر نکلیں اور کام کریں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کہتے ہیں کہ 40 ہزار لیف لیٹس انصار نے تقسیم کیا ہے۔ اس میں سے 20 ہزار تو ایک آدمی نے کر دیا ہے باقی سب نے مل کر بیس ہزار کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مجلس انصار اللہ یوکے نے کتاب Life of Muhammad پچاس ہزار کی تعداد میں تقسیم کی ہے اور اسی طرح کتاب World Crisis and the Pathway to Peace چالیس ہزار کی تعداد میں تقسیم کی ہے۔ انہوں نے یہ کتاب بڑی تعداد میں شائع کروائی ہے اور پھر باقاعدہ منصوبہ بندی کر کے اسے تقسیم کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا **انصار اللہ کے نام سے چیریٹی واک ہونی چاہئے۔ اسی طرح یہاں پودے لگانے کا شوق ہے۔ حکومت کے متعلقہ محکمہ سے، انتظامیہ سے باقاعدہ بات کر کے پھر درخت لگائیں، پودے لگائیں اور اسی طرح دوسرے خدمت خلق کے کام کریں۔** جب پریس اور میڈیا کے ذریعہ آپ کے انسانی خدمت کے اور فلاح و بہبود کے کام سامنے آئیں گے تو اسلام کا ایک اچھا اور خوبصورت چہرہ ان لوگوں کے سامنے آئے گا اور ان کو اسلام پر دوسرے انتہاء پسندوں کے رویہ کی وجہ سے جو اعتراضات ہیں وہ دور ہوں گے۔ اس لئے جب آپ مختلف چیریٹی آرگنائزیشنز کو رقوم کے چیک پیش کریں تو باقاعدہ ایک تقریب کر کے دیں اور میڈیا والوں کو بھی بلائیں اور دوسری لوکل انتظامیہ بھی ہو۔ یہ ایسا اس لئے نہیں ہے کہ ہم کوئی احسان کر رہے ہیں۔ بلکہ صرف اس لئے ہے کہ اسلام کی جو بھیانک تصویر بنی ہوئی ہے اور جو خصوصاً میڈیا نے بنائی ہوئی ہے وہ ختم ہوتی ہے۔ یہ کوئی دکھاوا نہیں ہے۔ بلکہ نیک نیتی سے اسلام کا حسین چہرہ غیروں کے سامنے پیش کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا **چیریٹی واک سے اور ڈونیشن سے آپ جو رقوم اکٹھی کریں اس میں سے 30 فیصد ہیومینیٹی فرسٹ کو دیں اور 70 فیصد لوکل چیریٹیز کو دیں۔** اس سے آپ کا تعارف بڑھے گا اور تبلیغ کا ذریعہ بنے گا اور اسلام کی غلط تصویر کا تصور زائل ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: آپ سب انصار کو توجہ دلائیں کہ اپنے گھروں میں اپنے بچوں کی نگرانی کریں کہ نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ مسجد میں ان کو اپنے ساتھ لائیں تا کہ ان کو مسجد آنے کی عادت پڑے۔ ان کو دین کا علم سکھائیں اور ان کی تربیت کریں۔

قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا وقف عارضی کی سکیم بنائیں۔ سال میں دو تین دفعہ وقف عارضی کریں۔ انصار وقف عارضی کے دوران بچوں کی کلاسیں لیں اور ان کو قرآن کریم پڑھائیں اور دینی معلومات پڑھائیں۔ اسلام کی بنیادی باتیں بتائیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس بارہ میں آپ کو مسلسل کوشش کرنا پڑے گی۔ بار بار کی یاددہانی اور Follow Up کرنا پڑے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی گئی کہ یہاں آسٹریلیا میں چائنیز کی بڑی تعداد ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ہمارے پاس چائنیز لٹریچر موجود ہے۔ کتاب Pathway to Peace کا بھی چائنیز زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ چائنیز لٹریچر لندن سے منگوائیں، سنگاپور سے بھی جائزہ لے لیں۔ ان کے پاس بھی چائنیز لٹریچر موجود ہے اور چائنیز کو دیں۔ جو عرب لوگ ہیں ان کو عربی میں لٹریچر دیں۔ جو دوسری قومیں ہیں ان کو ان کی زبانوں میں دیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بعض کتابوں کی قیمتیں آپ نے زیادہ رکھی ہوئی ہیں۔ مثلاً کتاب Pathway to Peace آپ پانچ ڈالر میں دے رہے ہیں۔ یہ دو ڈالر میں دیں۔ اصل چیز پیغام پہنچانا ہے۔ پیسے کمانا نہیں ہے۔

نائب صدر صف دوم نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ انصار کی سائیکلنگ تو کم ہوتی ہے لیکن دوسری کھیلیں ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: بوڑھے اپنے آپ کو بوڑھا نہ سمجھیں، 40 سال کے بعد ضروری نہیں کہ آپ بوڑھے ہو جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا تھا کہ ایک خادم چالیس سال تک خدام میں بڑی مستعدی سے کام کرتا ہے تو پھر پتہ نہیں کہ انصار میں آ کر سست کیوں ہو جاتا ہے تو اس بارہ میں آپ سوچیں اور اپنا جائزہ لیں۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور کے ساتھ یہ ملاقات ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔ آخر پر انصار نے حضور انور کے ساتھ اجتماعی گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ’’نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا‘‘ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور نے **جنرل سیکرٹری** صاحب سے جماعتوں کی تعداد اور ان کی طرف سے موصول ہونے والی رپورٹس کی باقاعدگی کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ہماری جماعتوں کی تعداد دس ہے اور ان جماعتوں سے ہمیں ماہانہ رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔

سیکرٹری مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے سالانہ بجٹ، چندہ دہندگان کی تعداد اور کمانے والوں کی تعداد اور ان کی آمد کے معیار کا تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا اور فرمایا اچھا معیار ہے سیکرٹری مال نے محنت کی ہے۔

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041733615, 9876918864
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

سیکرٹری مال نے بتایا کہ کمانے والے احباب کی تعداد 1249 ہے۔ جس میں سے 941 باشرح چندہ ادا کرتے ہیں اور 308 بے شرح ہیں اور 941 باشرح چندہ ادا کرنے والوں میں سے 874 موصی ہیں۔

سیکرٹری وصایا سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ موصی خواتین کی تعداد کیا ہے جس پر موصوف نے بتایا کہ 874 موصیان میں سے 327 خواتین موصی ہیں۔ جن میں سے چند ایک کمانے والی ہیں اور اپنی انکم پر چندہ ادا کرتی ہیں باقی نہ کمانے والی ہیں وہ سالانہ 180 ڈالر چندہ ادا کرتی ہیں۔ پندرہ ڈالر ہر ماہ کے حساب سے۔

حضور انور نے فرمایا: جو کمانے والے ہیں ان کی پچاس فیصد موصی ہونے چاہئیں۔ آپ کے موصیان کی جو مجموعی تعداد ہے اس میں ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو کمانے والی نہیں ہے۔ اس لئے اس پہلو سے جائزہ لے کر اپنا پچاس فیصد ہدف پورا کریں۔ حضور انور نے فرمایا ابھی آپ کمانے والوں میں سے مزید 150 سے زیادہ موصیان بنا سکتے ہیں۔ اتنی گنجائش موجود ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ نے موصیان سے صرف پیسے اکٹھے نہیں کرنے بلکہ ان کی ساتھ ساتھ تربیت بھی ہونی چاہئے۔ چندہ کوئی TAX نہیں ہے موصیان کو نیکی اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر قائم ہونا چاہئے اور اس طرف زیادہ توجہ ہونی چاہئے اور جوان کا چندہ ہے وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہونا چاہئے۔

نیشنل سیکرٹری تربیت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نماز کی طرف توجہ نہیں ہے۔ نماز سینٹر اور مساجد میں بھی کم توجہ ہے۔ آپ کے پانچصد کے قریب مرد موصی احباب ہیں، جن میں 27 آپ کی عاملہ کے ممبرز ہیں۔ پھر انصار، خدام کی عاملہ کے ممبرز ہیں تو اگر یہی ممبران مساجد میں آئیں تو حاضری بڑھ جاتی ہے۔ پھر ہر جماعت کی اپنی عاملہ ہے، خدام اور انصار کی ہر مجلس کی عاملہ ہے اگر یہ سب لوگ اپنے اپنے حلقوں میں، اپنے سینٹرز میں نمازوں کے لئے آئیں تو حاضری بہت بڑھ جائے گی۔ پس سب سے پہلے عہدیداروں کو توجہ کرنی چاہئے اور اپنے نمونے قائم کرنے چاہئیں۔ عہدیداران آنے شروع ہوں تو پھر دوسرے لوگ بھی آئیں گے۔ پس نمازوں میں اپنی حاضری بڑھائیں۔

حضور انور نے فرمایا: پہلے تمام عہدیداران کو نماز کی طرف توجہ دلائیں۔ پھر قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کی طرف توجہ دلائیں۔ MTA پر خطبات سننے کی طرف توجہ دلائیں۔ سیکرٹری تربیت کے پاس خطبات سننے والوں کا Data ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا : خطبات میں تربیت کے Points ہوتے ہیں جو فعال اور مستعد جماعتیں ہیں وہ ان Points کو نکال کر آگے اپنی تمام مقامی جماعتوں کو سرکلر کرتی ہیں۔ یہاں بھی ایسا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں آسٹریلیا میں رشتے ٹوٹنے شروع ہوئے ہیں۔ کسی نے لڑکے کو گھر سے نکال دیا تو کسی نے لڑکی کو گھر سے نکال دیا۔ اصلاحی کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اسے اپنا فعال کردار ادا کرنا چاہئے اور اگر کسی میاں بیوی میں جھگڑا ہو رہا ہے اور ایسے مسائل سامنے آ رہے ہیں تو ابتداء میں ہی دونوں کو سمجھا کر معاملہ کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ بجائے اس کے کہ معاملہ آخر تک پہنچے۔ شروع سے ہی فوری طور پر کارروائی ہونی چاہئے۔ جب انتہاء پر بات چلی جائے تو پھر تو قضاء کا معاملہ ہے۔ اصلاحی کمیٹی کے ہاتھ سے بات نکل جاتی ہے۔ جب لڑکی نے خلع کی درخواست دے دی تو پھر اصلاحی کمیٹی کا کام ختم۔ پھر معاملہ قضاء کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے اصلاحی کمیٹی کو آغاز میں ہی معاملے کو سلجھانے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: **اصلاحی کمیٹی** کی ہر مہینے میٹنگ ہونی چاہئے۔ جائزہ لیا کریں کہ کیا کیا مسائل ہیں اور کس طرح بروقت کارروائی کرنی ہے۔ آپ اپنے کام میں Active ہوں۔

حضور انور نے فرمایا تربیت کے پروگرام، Interactive پروگرام ہونے چاہئیں۔ نوجوان لڑکوں کے ساتھ تربیت کے موضوع پر سوال و جواب رکھیں۔ کوئی لڑکا جو بھی سوال کرتا ہے اس کا جواب دیا جائے۔ جیسا بھی سوال ہے اس کا جواب دے کر اس کی تسلی کروائیں۔ اجتماع کے موقع پر ایسا پروگرام رکھا جا سکتا ہے۔ یوکے کے اجتماع میں ایسا پروگرام ہوا تھا۔ جامعہ کے طلباء نے نوجوانوں کے سوالات کے جوابات دیئے تھے۔ جب ان کی زبان میں ان کو صحیح جواب ملتا ہے تو پھر ان کو بات کی سمجھ آتی ہے۔ ایسی ہی ایک مجلس میں جب چندہ کے نظام کے بارہ میں بتایا گیا کہ یہ کہاں کہاں اور کس طرح خرچ ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ کون سے کام ہوتے ہیں تو یہ ساری بات سن کر ایک نوجوان اپنے گھر گیا اور چندہ لا کر دیا اور کہا کہ اب مجھے جماعت کے مالی نظام کی سمجھ آئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یوکے میں ایک سوالنامہ بنا کر لڑکے اور لڑکیوں کو دیا گیا تھا اور انہیں کہا گیا تھا کہ بغیر اپنا نام لکھے پُر کر کے اور سوالوں کے جواب لکھ کر بھجوائیں۔ چنانچہ اس طرح ایک سروے کرایا گیا تھا۔ سوالات اس قسم کے تھے کہ کس قسم کے رشتے ہونے چاہئیں۔ خاوند سے کیا توقع رکھتی ہیں، اسی طرح خاوند بیوی سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ ماحول کا اثر خاوندوں پر کیا ہے اور لڑکیوں پر کیا ہے۔ دونوں کے ماں باپ کا رویہ کیسا ہونا چاہئے۔ ماں باپ کس طرح رشتہ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

حضور انور نے فرمایا: تو اس سروے کے نتیجہ میں جو جواب آئے تھے تو اس سے مجھے کافی معلومات ملی تھیں۔ مجھے دو تین جلسوں، اجتماعوں پر تقاریر کے لئے اپنے موضوع بنانے میں آسانی ہو گئی تھی۔ تو میں نے ان تمام مسائل کا ذکر کر کے ان کا حل بیان کر دیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: یہ انفارمیشن، یہ معلومات مجھے ہر جگہ سے آنی چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا آزادی کے نام پر سوال اٹھتے ہیں۔ جب ان کو سختی سے دباتے ہیں تو پھر پرابلم پیدا ہوتا ہے۔ حکمت کے ساتھ، پیار و محبت کے ساتھ اسلام کی تعلیم بیان کر کے ان کو سمجھانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: میلبورن سے ایک فیملی مجھے ملنے کے لئے آئی پتہ لگا کہ مرد جماعتی پروگراموں میں نہیں آتا۔ بیوی اور بچے آتے ہیں مجھے اس کے چہرہ سے لگا، میں نے کہا کسی عہدیدار سے تکلیف پہنچی ہے تو رونے لگ گیا اور جذباتی ہو گیا۔ میں نے اس کو سمجھایا۔

لیکن عہدیداروں کے رویے اچھے ہونے چاہئیں۔ اپنے عہدیداران کو پکڑیں۔ بعض ان کے رویہ کی وجہ سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اپنی ذاتی اناؤں اور رنجشوں کو ختم کریں۔ خدا تعالیٰ خدمت کا موقع دے رہا ہے اس کو ایک فضل الٰہی جانیں۔

مجالس شوریٰ اور جماعتی انتخابات سے قبل میں نے خطبہ جمعہ دیا تھا۔ وہ سب عہدیدار سنیں۔ یوکے کی شوریٰ کے موقع پر میں نے جو خطاب کیا تھا وہ بھی سب عہدیدار سنیں۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے چوہدری ظہور باجوہ صاحب نے بتایا کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد تھے تو اس وقت جب مکرم ظہور احمد باجوہ صاحب مرحوم نائب ناظر اصلاح وارشاد لگے تو حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے انہیں سمجھایا کہ آپ نائب ناظر لگے ہیں۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی کو احمدیت میں شامل کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ لیکن دوڑانا بڑا آسان کام ہے۔

پس عہدیداران کو اپنے رویے بدلنے چاہئیں اور ہر ایک کے ساتھ محبت و پیار سے پیش آئیں۔

حضور انور نے فرمایا تمام جماعتوں کے سیکرٹریان تربیت کا ریفریشر کورس کریں تا کہ ان سب کی ٹریننگ ہو۔ انہیں معلوم ہو کہ کس طرح کام کرنا ہے اور ہر ایک کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ کس طرح حکمت کے ساتھ تربیت کر کے اپنے ساتھ ملانا ہے اور جو پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کو کس طرح قریب کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ملاقاتوں کے دوران پانچ کیسز میرے سامنے آ گئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: جو بھی کسی کا کوئی بھی معاملہ ہو، کسی دوسرے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس کو بدنام کرے۔ اگر حقیقت بھی ہو تو تب بھی بدنام نہیں کرنا۔ پردہ پوشی کرنی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لگتا ہے ہیومینیٹی فرسٹ نظام پر زیادہ اثر انداز ہو رہی ہے۔ خدام اور انصار اپنی اپنی چیریٹی واک آرگنائز کریں اور ان کا اپنا نام استعمال ہو۔ ان کا اپنا تشخص سامنے آئے۔ باقی جو فنڈز تقسیم ہوں اس میں سے ہیومینیٹی فرسٹ کو بھی بیشک دیں اور دوسری لوکل چیریٹیز کو بھی دیں۔ جب چیک دیئے جانے کی تقریب آرگنائز کریں تو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو بھی بلائیں تا کہ ایک تو جماعت کا تعارف ہو اور دوسرے غیروں کو پتہ چلے کہ اسلام کتنا خوبصورت مذہب ہے جو بغیر تفریق رنگ و نسل اور مذہب ہر ایک کی بھلائی کی تعلیم دیتا ہے اور ہر ایک کی مدد کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس طرح کے مختلف پروگرام آرگنائز کریں۔ چیریٹی واک کے علاوہ بلڈ ڈونیشن اور درخت لگانے کا پروگرام ہے سال کے شروع میں کونسل وغیرہ سے مل کر علاقہ کی صفائی، وقار عمل کا پروگرام ہے۔ ایسے پروگراموں میں میڈیا کو Involve کریں اور بار بار سامنے آئیں تو جماعت کا زیادہ تعارف ہوگا۔ جس کام سے نیکی پھیل رہی ہو اور اسلام کا حسن ظاہر ہو رہا ہے اس کی تشہیر ضروری ہے۔

حضور انور نے شعبہ اشاعت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ کتابوں کی قیمتیں کم رکھیں کم منافع لیا کریں۔ اس طرح آپ کی کتب زیادہ تعداد میں فروخت ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ابتدا میں ربوہ کے دکانداروں کو ہدایت کی تھی کہ منافع کم لیا کریں۔ اس سے ایک تو آپ کی اشیاء زیادہ فروخت ہوں گی اور آمد بھی اچھی ہو جائے گی۔ دوسرے باہر سے اشیاء اور سامان وغیرہ ربوہ میں آتا رہے گا۔ لیکن اب تو زیادہ منافع لینا شروع کر دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا شعبہ اشاعت کا کام پیسے کمانا نہیں ہے بلکہ ان کی پراگرس اور کامیابی یہ ہے کہ اتنا لٹریچر ہم نے فروخت کر دیا ہے اتنی بڑی تعداد میں کتب لوگوں نے خرید لی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم کی فروخت بھی زیادہ ہونی چاہئے۔ اگر وہاں لندن سے آپ کو قرآن کریم یہاں پہنچنے کے بعد زیادہ مہنگا پڑ رہا ہے تو سارا جائزہ لکھ کر مجھے بھجوائیں تو پھر اس بارہ میں ہدایت دوں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے پہلے سے ہدایت دی ہوئی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب Revelation اپنے سٹاک سے نکالیں اور اس کو تقسیم کریں، اس کا کاغذ پیلا پڑ رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا قادیان سے جو بھی نئی کتب شائع ہو رہی ہیں وہ ساتھ کے ساتھ منگواتے رہا کریں۔ انوار العلوم کی اب مزید جلدیں شائع ہو چکی ہیں وہ بھی منگوائیں۔

کتب کے تراجم کے بارہ میں ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: یہاں اپنی ایک ٹیم بنائیں جو تراجم کا کام کرے۔ انہیں انگریزی زبان میں اعلیٰ مہارت ہو اور ساتھ اردو بھی آتی ہو۔ یا کسی بڑے کو ساتھ لگائیں جو اردو جانتا ہو اور دوسرے پھر ساتھ ترجمہ کریں۔

لیف لیٹس کی تیاری کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا آجکل دنیا کو مذہب میں دلچسپی نہیں رہی۔ جس کو خدا پر یقین نہیں ہے وہ مذہب کو کیا کرے گا۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کو پہلے خدا پر یقین دلائیں۔ لوگوں کے ذہنوں میں یہ ہے کہ مذہب فتنہ، فساد پھیلاتا ہے۔ اس لئے اس پر لیف لیٹ بننا چاہئے تا کہ لوگوں کے ذہن صاف ہوں۔

حضور انور نے فرمایا پمفلٹ وغیرہ تیار کرنے سے پہلے پلان کریں اور ایک سروے کریں کہ لوگوں کی دلچسپی کس میں ہے؟ کسی ایک علاقہ کا انتخاب کر کے پتہ لگائیں یہاں کتنے دہریہ ہیں جو خدا کے ہی قائل نہیں اور کتنے فیصد ایسے ہیں جو مذہب کو پسند کرتے ہیں۔ عیسائیت میں دلچسپی کتنے لوگوں کو ہے، کتنے اسلام کے خلاف ہیں۔ کتنے ہیں جو اسلام کو دہشت گردوں کا مذہب سمجھتے ہیں۔ پہلے یہ ساری ریسرچ کریں اور پہلے لوگوں کا مزاج دیکھیں۔ اس کے بعد پھر ان کی ضرورت اور مزاج کے مطابق لیف لیٹس اور پمفلٹ تیار کر کے شائع کریں۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا خدام اور لجنہ کی علیحدہ علیحدہ ٹیم بنائیں۔ احمدیت کے خلاف جو مختلف ویب سائٹس ہیں یہ ٹیمیں ان ویب سائٹس کو صحیح تعلیم سے بھر دیں۔ اتنا بھر دیں کہ جہاں بھی کوئی ان ویب سائٹس پر جائے تو جہاں اس کو احمدیت کے خلاف مواد نظر آئے وہاں ہی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی سچی تعلیم بھی نظر آئے۔ وہیں اس کو مخالفانہ پراپیگنڈہ کا جواب بھی ملے۔

اس سوال کے جواب میں کہ بعض مہمان اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ کسی تقریب یا Reception میں جہاں غیر از جماعت مدعو ہوتے ہیں۔ وہاں ہماری خواتین ان مہمانوں کے ساتھ نہیں ہوتیں۔

حضور انور نے فرمایا ایک تو یہ ہے کہ آنے والے مہمانوں کو ہماری روایات کا پتہ ہونا چاہئے۔ آخر انہی کو بلایا جاتا ہے جن سے پہلے سے ہی رابطہ اور تعلق ہوتا ہے تو ان کو بتا دینا چاہئے۔

دوسرا یہ ہے کہ جو خواتین مہمان لے کر آتی ہیں ان کے لئے ہال کے پچھلے حصہ میں ایک کونے میں جگہ مخصوص کر کے انتظام ہو وہاں وہ اپنے پورے ڈھکے ہوئے لباس کے ساتھ، اپنے مہمانوں کے ساتھ بیٹھ سکتی ہیں۔ لیکن کھانا کھانے کے لئے علیحدہ پردہ میں جگہ ہوگی وہاں جا کر کھانا کھائیں گی۔ پس فنکشن کی حد تک تو ٹھیک ہے کہ ایک کونہ میں بیٹھیں باقی نہ گپیں مارنے کی اجازت ہے اور نہ وہاں بیٹھ کر کھانا کھانے کی اجازت ہے۔ کھانے کے لئے پردہ کے ساتھ علیحدہ جگہ ہوگی۔

نیشنل سیکرٹری صاحب امور عامہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے کیا کام ہیں۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ تین کام ہیں پہلا یہ کہ جماعت کے لوگوں کی فلاح و بہبود ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی اصل کام ہے۔ پھر موصوف نے عرض کیا جھگڑوں، تنازعات کو حل کرنا اور تیسرا کام حفاظتی پہلو سے تعلق رکھتا ہے۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ اس وقت آٹھ تنازعات ہیں جو امور عامہ کے پاس ہیں۔ ایک یعنی دین کا معاملہ ہے باقی میاں بیوی کے گھریلو معاملات ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا تربیت کا شعبہ فعال ہو جائے تو سب معاملات بھی ٹھیک ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر ایک کو یہ Realise کروانا ضروری ہے کہ ہم احمدی کیوں ہیں اور ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں۔ دوسروں کے سامنے ہمارا کردار کیسا ہونا چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ ہم اس معاشرہ کی آزادی میں ہی گم نہ ہو جائیں۔

نیشنل سیکرٹری وقف نو نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے واقفین نو کی مجموعی تعداد 442 ہے۔ جن میں سے لڑکوں کی تعداد 277 اور لڑکیوں کی تعداد 165 ہے۔

پندرہ سال سے زائد عمر کے واقفین نو کی تعداد 174 ہے۔ جن میں سے 171 نے اپنے وقف کی تجدید کر دی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جن تین نے وقف کی تجدید نہیں کی ان کے نام بھجیں تا کہ ان کو فارغ کریں۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ سے مل کر احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کو آرگنائز کریں۔ یہ ایسوسی ایشن یونیورسٹیز میں بنی چاہئے اور مہتمم امور طلباء کے تحت خدام الاحمدیہ اس کو سنبھال سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کے جو 332 طلباء سیکنڈری ایجوکیشن مکمل کر رہے ہیں ان کے لئے کونسلنگ (Councelling) کا انتظام کریں کہ انہوں نے آگے کیا کرنا ہے اور کون کون سی لائن اختیار کرنی ہے۔ آپ اپنے طلباء کو آرگنائز کریں اور ایک نظام کے تحت یہ مختلف فیلڈز میں جائیں اور ہر مرحلہ پر ان کی راہنمائی ہو۔

نیشنل سیکرٹری جائیداد کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک کمیٹی بنائیں جو اس بات کا جائزہ لے کہ کیا بعض علاقوں میں ایسی زمین مل سکتی ہے جہاں فارمنگ ہو سکتی ہو اور جہاں پانی بھی میسر ہو اور (100 (سو ایکڑ پر ایک فیملی آ کر اس کو آباد کرے۔ بعض بارش کے علاقے ہیں، دریاؤں کے ساتھ کے علاقے ہیں یہاں جائزہ لینا چاہئے کہ زمینیں مل سکتی ہیں اور پانی استعمال کرنے کی اجازت ہے یا نہیں۔

سیکرٹری جائیداد، سیکرٹری صنعت و تجارت اور بعض ٹیکنیکل آدمی شامل کر کے ایک کمیٹی بنائیں جو ان تمام امور کا جائزہ لے اور پھر پورا پلان بنا کر بھجوائے۔ نیز کمیٹی اس بات کا بھی جائزہ لے کہ ملکی قوانین اور امیگریشن لاء کے مطابق کیا باہر سے افراد آ کر یہاں فارمنگ کر سکتے ہیں۔ کیا قواعد و ضوابط ہیں، کیا شرائط ہیں اور ویزا وغیرہ مل جاتا ہے۔

حضور انور کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا کہ سڈنی میں ہماری چار جماعتیں ہیں اور ہمیں اب دوسری مسجد کی تعمیر کی ضرورت ہے اس پر حضور انور نے فرمایا سڈنی میں دوسری مسجد بنا لیں۔ زیادہ بڑی نہ بنائیں اور اپنی مجلس عاملہ میں رکھ کر فیصلہ کریں۔

حضور انور کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ آسٹریلیا میں بھی جامعہ کا قیام کیا جائے اور ساؤتھ پیسفک ممالک سے بھی طلباء یہاں آئیں۔ اس تجویز پر حضور انور نے فرمایا سارا جائزہ لے کر ایک Feasibilty رپورٹ تیار کر کے بھجوائیں۔

یہ بھی دیکھیں کہ کتنے واقفین نو طلباء ہیں جو جامعہ میں جانا چاہتے ہیں۔ ہر سال کتنے داخل ہوں گے دو تین ہوں تو یہ چیز Feasible نہیں ہے۔ پھر جامعہ کے لئے عمارت کی ضرورت ہوگی۔ ہوسٹل کی ضرورت ہوگی۔ سالانہ بجٹ ہوگا، اخراجات ہوں گے، پھر اساتذہ مہیا کرنے ہوں گے۔ کیا اساتذہ کو ویزے مل جائیں گے؟ پھر اساتذہ کی رہائش کے لئے جگہ مہیا کرنی ہوگی۔ پھر یہ بھی جائزہ لیں کہ کیا ملکی قوانین اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ پرائیویٹ طور پر کسی مذہبی ادارہ کا قیام کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے کیا قوانین ہیں اور شرائط ہیں۔ پھر یہ بھی جائزہ لینا ہوگا کہ کیا پیسفک ممالک سے یہاں آنے والے طلباء کو ویزے مل جائیں گے اور یہاں لمبا قیام کر سکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا ان سب امور کا گہرائی میں جا کر جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ ایک مکمل Compre-hensive Feasibilty Report تیار کر کے بھجوائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ آسٹریلیا کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔ میٹنگ کے آخر پر حضور انور نے ازراہ شفقت عاملہ کے تمام ممبران کو قلم عطا فرمائے اور عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

بعد ازاں نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الہدیٰ میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۱۳ دسمبر ۲۰۱۳)

بقیہ: منصف کے جواب میں از صفحہ ۲

کہ سانچ کو آنچ نہیں۔ سو ہم سچ پر ہیں ہمارے سامنے کسی پادری یا پنڈت کی کیا پیش جا سکتی ہے اور کسی کی نری زبان کی فضول گوئی سے ہمارا کیا بگڑ سکتا ہے بلکہ ایسی باتوں سے خود پادریوں اور پنڈتوں کی دیانتداری کھلتی جاتی ہے کیونکہ جس کتاب کو ابھی نہ دیکھا اور نہ بھالا نہ اس کی براہین سے کچھ اطلاع نہ اس کے پایہ تحقیقات سے کچھ خبر اس کی نسبت جھٹ پٹ منہ کھول کر ردنویسی کا دعویٰ کر دینا کیا یہی ان لوگوں کی ایمانداری اور راستبازی ہے؟ اے حضرات! جب آپ لوگوں نے ابھی میری دلائل کو ہی نہیں دیکھا تو پھر آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ آپ ان تمام دلائل کا جواب لکھ سکیں گے؟ جب تک کسی کی کوئی حجت نکالی ہوئی یا کوئی برہان قائم کی ہوئی یا کوئی دلیل لکھی ہوئی معلوم نہ ہو اور پھر اس کو جانچا نہ جائے کہ یقینی ہے یا ظنی اور مقدماتِ صحیحہ پر مبنی ہے یا مغالطات پر تب تک اس کی نسبت کوئی مخالفانہ رائے ظاہر کرنا اور خواہ نخواہ اس کے رد لکھنے کیلئے دم زدنی کرنا اگر تعصب نہیں تو اور کیا ہے؟ اور جب آپ لوگوں نے قبل از دریافت اصل حقیقت ردّ لکھنے کی پہلے ہی ٹھہرالی تو پھر کب نفس امارہ آپ کا اس بات سے باز آنے کا ہے جو بات بات میں فریب اور تدلیس اور خیانت اور بد دیانتی کو کام میں لایا جائے تا کسی طرح یہ فخر حاصل کریں کہ ہم نے جو اب لکھ دیا۔

اگر آپ لوگوں کی نیت میں کچھ خلوص اور دل میں کچھ انصاف ہوتا تو آپ لوگ یوں اعلان دیتے کہ اگر دلائل کتاب کی واقع میں صحیح اور سچی ہوں گی تو ہم بسر و چشم ان کو قبول کریں گے ورنہ اظہار حق کی غرض سے ان کی رد لکھیں گے۔ اگر آپ ایسا کرتے تو بے شک منصف کے نزدیک منصف ٹھہرتے اور صاف باطن کہلاتے لیکن خدا نہ کرے کہ ایسے لوگوں کے دلوں میں انصاف ہو جو خدا کے ساتھ بھی بے انصافی کرتے ہوئے نہیں ڈرتے اور بعض نے اس کو خالق ہونے سے ہی جواب دے رکھا ہے اور بعض ایک کے تین بنائے بیٹھے ہیں اور کسی نے اس کو ناصرہ میں لا ڈالا ہے اور کوئی اس کو اجودھیا کی طرف کھینچ لایا ہے۔

اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ آپ سب صاحبوں کو قسم ہے کہ ہمارے مقابلہ پر ذرا توقف نہ کریں افلاطون بن جاویں بیکن کا اوتار دھاریں ارسطو کی نظر اور فکر لاویں اپنے مصنوعی خداؤں کے آگے استمداد کے لئے ہاتھ جوڑیں پھر دیکھیں جو ہمارا خدا غالب آتا ہے یا آپ لوگوں کے الہہ باطلہ جب تک اس کتاب کا جواب نہ دیں تب تک بازاروں میں عوام کا لانعام کے سامنے اسلام کی تکذیب کرنا یا ہنود کے مندروں میں بیٹھ کر ایک وید کو ایشر کرت اور ست وِدّیا اور باقی سارے پیغمبروں کو مفتری بیان کرنا صفتِ حیا اور شرم سے دُور سمجھیں۔'' (براہین احمدیہ چہارم صفحہ ۵۵)

اس چیلنج سے دشمنان دین اسلام کے حوصلے پست ہو گئے۔ ان کے قلم ٹوٹ گئے اور وہ کوئی معقول جواب لکھنے پر قادر نہ ہو سکے۔ اور اپنی اپنی بیاضیں بغل میں دبا کر گھروں کو چلے گئے۔ برہمو سماجی لیڈر اگنی ہوتری کو اپنی طلاقت لسانی پر بڑا ناز تھا۔ اس نے اس کا رد لکھنے کا اعلان کیا لیکن حق کی قوتوں سے مرعوب ہو کر وہ بھی خاموش ہو گیا۔ آریہ سماجی لیڈر سوامی دیانند براہین کی اشاعت کے بعد تین سال تک زندہ رہے لیکن اس کا جواب لکھنے کی جرأت نہ کر سکے۔ دوسرے آریہ سماجیوں پر بھی سکوت مرگ طاری رہا۔ پیشاور کے ایک گستاخ اور دریدہ دہن پنڈت لیکھرام نے ''تکذیب براہین احمدیہ'' کے نام سے ایک دلآزار جوابی کاروائی کی جو حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کی تصدیق ''براہین احمدیہ'' کی گرز سے پارہ پارہ ہو گئی۔

براہین احمدیہ خرمن کفر و ضلالت پر بجلی بن کر گری تھی لہٰذا مخالفین اسلام کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف محاذ آرائی کرنا خلاف توقع نہیں تھا لیکن اسلامی دنیا اس بات سے حیران تھی کہ تمام ہندوستان کے مسلمان تو اس معرکۃ الآراء کتاب پر نعرہ ہائے تکبیر و تحسین بلند کر رہے ہیں لیکن امرتسر اور لدھیانہ کے بعض مسلم حلقے مصنف براہین احمدیہ کی مخالفت پر کمربستہ ہیں۔ مثلاً مولوی محمد صاحب اور مولوی عبد العزیز صاحب وغیرہ۔ مولانا دوست محمد شاہد صاحب ان کی ریشہ دوانیوں اور ذلت و نکبت کے متعلق لکھتے ہیں:

''یہ حضرات اپنی سرگرمیوں کا دائرہ لدھیانہ سے دلی، دیوبند اور گنگوہ تک پھیلانے کیلئے مدرسہ دیوبند کی تقریب دستار بندی میں بھی پہنچے اور بڑے بڑے مرصع فتوے لکھ کر دیوبندی اور گنگوہی علما کے سامنے پیش کئے اور ان پر تصدیق کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مگر کوئی ایک عالم بھی تکفیر بازی میں ملوث ہونے کیلئے تیار نہ ہوا۔ چنانچہ خود مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا بیان ہے کہ ''موقع جلسہ دستار بندی مدرسہ دیوبند پر یہ حضرات بھی وہاں پہنچے اور لمبے لمبے فتویٰ تکفیر مولف براہین احمدیہ کے لکھ کر لے گئے اور علما دیوبند گنگوہ وغیرہ سے ان پر دستخط و مواہیر ثبت کرنے کے خواستگار ہوئے۔ مگر چونکہ وہ کفران کا اپنا خانہ ساز کفر تھا جس کا کتاب براہین احمدیہ میں کچھ اثر پایا نہ جاتا تھا لہٰذا دیوبند و گنگوہ نے ان فتوؤں پر مہر دستخط کرنے سے انکار کیا۔ اور ان لوگوں کو تکفیر مولف سے روکا اور کوئی ایک عالم بھی ان کا اس تکفیر میں موافق نہ ہوا جس سے وہ بہت ناخوش ہوئے اور بلا ملاقات وہاں سے بھاگے۔ اور كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ کے مصداق بنے۔''

اب ہم اصل اعتراض کی طرف لوٹتے ہیں۔ معترض کے اس اعتراض کے تین حصے ہیں۔

۱۔ پچاس جلدوں میں براہین احمدیہ لکھنے کا

اعلان یا وعدہ کیا مگر صرف چار لکھیں۔

۲۔ بڑے بڑے چندے اور پیشگی قیمت وصول کی مگر مسودہ تیار نہ ہونے کی وجہ سے وہ پچاس جلدیں شائع نہ کیں اور ساری رقم خود ہضم کر گئے۔ (نعوذ باللہ)

۳۔ مرنے سے قبل براہین احمدیہ حصہ پنجم لکھی جسے موضوع سے کچھ تعلق نہ تھا۔

اما الجواب: پس واضح ہو کہ شروع میں حضرت مسیح موعودؑ کا اپنا ارادہ تو فی الواقع تین سو دلائل پر مشتمل براہین احمدیہ لکھنے کا تھا مگر ابھی آپ چار حصے ہی لکھ پائے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مامور فرما دیا۔ اور اس سے زیادہ عظیم الشان کام کی طرف متوجہ کر دیا۔ اس لئے حضورؑ کو مجبوراً براہین احمدیہ کی تالیف کا کام چھوڑنا پڑا اور یہ بات اہل اسلام کے ہاں مسلّم ہے کہ حالات کے تبدیل ہونے کے ساتھ وعدہ بھی تبدیل ہو جاتا ہے۔ خصوصاً وہ حالات جن کا منشا الٰہی کے مطابق ظہور ہوا ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مشرکین کے لئے جہنم کا وعدہ کیا ہے لیکن اگر کوئی مشرک بفضلہٖ تعالیٰ مسلمان ہو کر خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنے لگے تو اس کا جہنم کا وعدہ جنت سے بدل جاتا ہے اسی طرح ایک مومن کے لئے جنت کا وعدہ ہے لیکن اگر وہ مومن مرتد ہو جائے تو جہنم اس کا ٹھکانہ ہوگی۔

اسی طرح حدیث شریف میں ہے کہ:

عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّهٗ قَالَتِ الْيَهُوْدُ لِقُرَيْشٍ اِسْأَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ وَعَنْ اَصْحَابِ الْكَهْفِ وَذِي الْقَرْنَيْنِ فَسَئَلُوْهُ فَقَالَ اِيْتُوْنِيْ غَدًا اُخْبِرُكُمْ وَلَمْ يَسْتَثْنِ فَاَبْطَاَعَنْهُ الْوَحْيُ بِضْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا حَتّٰى شَقَّ عَلَيْهِ وَكَذَّبَتْهُ قُرَيْشٌ۔ (تفسیر کمالین بر حاشیہ جلالین صفحہ ۲۴۱ مجتبائی)

مجاہد سے روایت ہے کہ ایک دفعہ یہودیوں نے قریش سے کہا کہ آنحضرت ﷺ سے روح، اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے متعلق سوال کرو۔ پس انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کل آنا۔ میں تم کو بتاؤں گا اس میں آنحضرت ﷺ نے کوئی استثنا نہ کی۔ یعنی آپ نے انشاء اللہ بھی نہ فرمایا۔ پس آنحضرت ﷺ سے قریباً عشرہ تک وحی رکی رہی۔ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ پر یہ امر شاق گذرا اور آنحضرت ﷺ کو قریش نے جھوٹا قرار دیا۔ (نعوذ باللہ)

حضرت مسیح موعودؑ نے بھی براہین احمدیہ کے اگلے حصص کی اشاعت میں ہو رہے توقف کی وجہ یہی بتائی تھی کہ اس عرصہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے بعض اور اہم کاموں کی طرف متوجہ کر دیا اور اس وعدہ میں تخلف ہوتا رہا۔ ہمارے معترضین کو بھی مشرکین مکہ اور یہود کی طرح صرف اعتراض کرنا آتا ہے۔ انہیں بھی صرف معترضانہ اور مخالفانہ کارروائیوں میں ہی لطف ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ براہین احمدیہ کی تصنیف و تالیف و اشاعت میں تخلف اور پچاس جلدوں کو محض پانچ جلدوں میں لکھنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ جو براہین احمدیہ کے بقیہ حصہ کے چھاپنے میں تیئیس برس تک التوا رہا یہ التوا بے معنی اور فضول نہ تھا بلکہ اس میں یہ حکمت تھی کہ تا اُس وقت تک پنجم حصہ دنیا میں شائع نہ ہو جب تک کہ وہ تمام امور ظاہر ہو جائیں جن کی نسبت براہین احمدیہ کے پہلے حصوں میں پیشگوئیاں ہیں کیونکہ براہین احمدیہ کے پہلے حصے عظیم الشان پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے ہیں اور پنجم حصہ کا عظیم الشان مقصد یہی تھا کہ وہ موعودہ پیشگوئیاں ظہور میں آجائیں۔ اور یہ خدا کا ایک خاص نشان ہے کہ اُس نے محض اپنے فضل سے اس وقت تک مجھے زندہ رکھا یہاں تک کہ وہ نشان ظہور میں آگئے تب وہ وقت آگیا کہ پنجم حصہ لکھا جائے اور اس حصہ پنجم کے وقت جو نصرت حق ظہور میں آئی ضرور تھا کہ بطور شکر گزاری کے اس کا ذکر کیا جاتا۔ سو اس امر کے اظہار کیلئے میں نے براہین احمدیہ کے پنجم حصہ کے لکھنے کے وقت جس کو درحقیقت اس کتاب کا نیا جنم کہنا چاہئے اس حصہ کا نام نصرت الحق بھی رکھ دیا تا وہ نام ہمیشہ کیلئے اس بات کا نشان ہو کہ باوجود صدہا عوائق اور موانع کے محض خدا تعالیٰ کی نصرت اور مدد نے اس حصہ کو خلعتِ وجود بخشا۔ چنانچہ اس حصہ کے چند اوائل ورق کے ہر ایک صفحہ کے سر پر نصرت الحق لکھا گیا مگر پھر اس خیال سے کہ تا یاد دلایا جائے کہ یہ وہی براہین احمدیہ ہے جس کے پہلے چار حصے طبع ہو چکے ہیں بعد اس کے ہر ایک سر صفحہ پر براہین احمدیہ کا حصہ پنجم لکھا گیا۔ پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔"

اس جگہ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ جو فرمایا ہے کہ 'پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا۔۔۔ مگر پانچ پر اکتفا کیا گیا اور۔۔۔ پانچ حصوں سے وعدہ پورا ہو گیا'۔ تو یہ معیار آپ کا اپنا بنایا ہوا نہیں۔ اور یہ حساب آپ نے تو نہیں لگایا بلکہ یہ تو خدا کا بتایا ہوا حساب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ الحج میں فرماتا ہے۔

اِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ (الحج ۴۸)

یعنی (کوئی) کوئی دن خدا کے نزدیک تمہاری گنتی کے۔ ہزار سالوں کے برابر ہوتا (تفسیر کبیر) اس آیت میں خدا کا ایک دن انسانی ہزار سالوں کے برابر بیان کیا گیا ہے اور سورۃ المعارج میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ (المعارج:۵)

یعنی فرشتے اور روح اس کی طرف ایک ایسے دن میں صعود کرتے ہیں جس کی گنتی پچاس ہزار سال ہے۔ (ترجمۃ القرآن)

ان آیات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخفی در مخفی قدرتوں کا احاطہ انسان کے بس کی بات نہیں۔ انسان بعض اوقات کسی بات کو اپنے نقصان علم کی بنا پر بہت بڑا اور عظیم خیال کرتا ہے مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ ایک معمولی سی بات ہوتی ہے۔ ہاتھی اور چیونٹی کی ظاہری شکل وصورت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہاتھی اپنے حجم میں چیونٹی سے جتنا بھی بڑا ہو مگر اس سے چیونٹی میں کوئی نقص ثابت نہیں ہوتا۔ وہ بھی اپنی جگہ مکمل ہے بلکہ ہاتھی سے بھی پیچیدہ ہے۔ اور انسان اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ پس کسی چیز کا اپنی کیفیت کمیت، مقدار و حجم میں کم یا چھوٹا بڑا ہونا معنی نہیں رکھتا بلکہ یہ بات اہمیت رکھتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کی اہمیت کیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ خدا تعالیٰ کے مامور تھے۔ اگر خدا کے نزدیک آپ کی تحریر کردہ براہین احمدیہ کی پانچ جلدیں پچاس کے برابر ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی نگاہ میں وہ قابل قدر ہیں۔ مخالفین جتنا چاہیں شور مچائیں وہ براہین کے اس اعزاز کو چھین نہیں سکتے۔ کیونکہ جو خدا کے ہاں مقبول ہوا سے بندوں کی لعنت ملامت کی کچھ بھی پروا نہیں ہوتی۔

اسی طرح بخاری شریف میں یہ حدیث ہے کہ **فقال ھی خمسٌ وھی خمسون۔** (بخاری کتاب الصلوٰۃ جلد ا صفحہ ۵۰ مصری) کہ معراج کی رات جب آنحضرت حضرت موسیٰؑ کے مشورہ سے پچاس نمازوں کی تخفیف کرانے کیلئے آخری مرتبہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا "لیجئے یہ پانچ ہیں اور یہ پچاس کے برابر ہیں۔" اس مضمون کی حدیث مشکوۃ کتاب الصلوٰۃ میں ملتی ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ پانچ نمازیں پچاس کے برابر ہیں۔ اب اگر ہمت ہے تو رسول اللہؐ پر بھی اعتراض کر کے دکھائیں لیکن ہماری رائے ہے کہ معترض کے اندھے پیروکار یہاں اعتراض کرنے کی حماقت نہیں کریں گے کیونکہ یہاں تو معاملہ ان کی منشا کے عین مطابق ہوا ہے۔ حضرت موسیٰؑ پہلے ہی بھانپ چکے تھے اور انہیں ان کی امت سے نہایت تلخ تجربہ ہو چکا تھا۔ جناب معترض نے دل ہی دل میں حضرت موسیٰؑ کا شکریہ ضرور ادا کیا ہوگا کہ خیر ہوئی جو موسیٰؑ راستے میں مل گئے، پانچ ہی بڑی گراں گزرتی ہیں پھر پچاس پڑھنی پڑتیں!

اعتراض کا دوسرا حصہ کہ بڑے بڑے چندے اور پیشگی قیمت وصول کی مگر مسودہ تیار ہی نہیں تھا۔ لہٰذا وہ جلدیں شائع نہ کیں اور چندے کی رقم ہضم کر گئے۔ (نعوذ باللہ)

فاما الجواب: جاننا چاہئے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے کوئی بات مخفی نہیں رکھی بلکہ ہر بات کھول کھول کر بیان کی ہے۔ جو شخص چندوں کی رقم کھانے کا عادی ہو وہ اپنی کتب میں چندوں کی رقم اور چندہ دہندگان کے نام شائع نہیں کرواتا۔ دھوکہ باز دھوکہ سے جمع کی گئی رقم کا حساب اور دینے والوں کے اسما کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھتا۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ نے جابجا اپنی کتب میں چندہ دہندگان کے نام اور عطایا کی تفصیل بیان کی ہے۔ جس کا دل چاہے شوق سے آپ کی کتب کا مطالعہ کر کے دیکھ سکتا ہے۔ براہین احمدیہ کے چندہ دہندگان اور عطایا کا بھی آپ نے تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔

چنانچہ براہین احمدیہ حصہ اول صفحہ ۱۰ پر وہ فہرست ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اس اعتراض کے جواب میں فتح اسلام میں فرماتے ہیں:

میں نے سنا ہے کہ بعض ناواقف یہ الزام میری نسبت شائع کرتے ہیں کہ کتاب براہین احمدیہ کی قیمت اور کسی قدر چندہ بھی قریب تین ہزار روپیہ کے لوگوں سے وصول ہوا۔۔۔ مگر اب تک کتاب بتمام وکمال طبع نہیں ہوئی۔ میں اس کے جواب میں اُن پر واضح کرتا ہوں کہ روپیہ جو لوگوں سے وصول ہوا وہ صرف تین ہزار نہیں بلکہ علاوہ اس کے اور روپیہ بھی شاید قریب دس ہزار کے آیا ہوگا کہ جو نہ کتاب کے لئے چندہ تھا اور نہ کتاب کی قیمت میں دیا گیا تھا بلکہ بعض دعا کے خواستگاروں نے محض نذر کے طور پر دیا۔ یا بعض دوستوں نے محض محبت کی راہ سے خدمت کی۔ سو وہ سب اس کارخانہ کے لابدی اور پیش آمدہ کاموں میں وقتاً فوقتاً خرچ ہوتا رہا اور چونکہ حکمت الٰہی نے سلسلہ تالیف کتاب کو تاخیر میں ڈالا ہوا تھا اس واسطے اُس کیلئے دوسری اہم شاخوں سے جو بامرِ الٰہی قائم تھیں کچھ بچت نکل نہ سکی اور تاخیر طبع کتاب میں حکمت یہی تھی کہ تا اس فترت کی مدت میں بعض دقائق و حقائق مؤلف پر کامل طور سے کھل جائیں اور نیز مخالفین کا سارا بخار باہر نکل آوے۔ اب جو ارادہ الٰہی پھر اس طرف متعلق ہوا کہ بقیہ تالیفات کی تکمیل ہو تو اُس نے اس مضمون دعوت کے لکھنے کی طرف مجھے توجہ دی: (فتح اسلام صفحہ ۴۹)

ایسے لوگ جنہوں نے چندے دیکر بعد میں بدظنی کی اور بدزبانی سے کام لیا ان کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

"ایسے لوگ جو آئندہ کسی وقت جلد یا بدیر اپنے روپیہ کو یاد کر کے اس عاجز کی نسبت کچھ شکوہ کرنے کو تیار ہیں ان کے دل میں بھی بدظنی پیدا ہوسکتی ہے وہ براہ مہربانی اپنے ارادہ سے مجھ کو بذریعہ خط مطلع فرماویں اور میں اُن کا روپیہ واپس کرنے کیلئے یہ انتظام کروں گا کہ ایسے شہر میں یا اُن کے قریب اپنے دوستوں میں سے کسی کو مقرر کر دوں گا کہ تا چاروں حصے کتاب کے لیکر روپیہ ان کے حوالے کرے اور میں ایسے صاحبوں کی بدزبانی اور بدگوئی اور دُشنام دہی کو بھی محض للہ بخشتا ہوں کیوں کہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی میرے لئے قیامت میں پکڑا جائے اور اگر ایسی صورت ہو کہ خریدار کتاب فوت ہو گیا ہو اور وارثوں کو کتاب بھی نہ ملی ہو تو چاہئے کہ وارث چار معتبر مسلمانوں کی تصدیق خط میں لکھوا کر کہ اصلی وارث

وہی ہے وہ خط میری طرف بھیج دے تو بعد اطمینان وہ روپیہ بھی بھیج دیا جائے گا۔'' (تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۳۵، ۳۶ نیز دیکھو اربعین نمبر ۴ صفحہ ۲۷ پر حضرت اقدسؑ کا عام اشتہار و تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۷۷ اشتہار یکم مئی ۱۸۹۳ء و کتاب ایام الصلح نمبر ۱۷۳)

پھر حضرت مسیح موعودؑ بعض خام طبع لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

دوسرا سبب اس التوا کا جو تئیس برس تک حصہ پنجم لکھا نہ گیا یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ اُن لوگوں کے دلی خیالات ظاہر کرے جن کے دل مرض بدگمانی میں مبتلا تھے اور ایسا ہی ظہور میں آیا۔ کیونکہ اس قدر دیر کے بعد خام طبع لوگ بدگمانی میں بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ بعض ناپاک فطرت گالیوں پر اُتر آئے اور چار حصے اس کتاب کے جو طبع ہو چکے تھے کچھ تو مختلف قیمتوں پر فروخت کئے گئے تھے اور کچھ مفت تقسیم کئے گئے تھے۔ پس جن لوگوں نے قیمتیں دی تھیں اکثر نے گالیاں بھی دیں اور اپنی قیمت بھی واپس لی۔ اگر وہ اپنی جلد بازی سے ایسا نہ کرتے تو اُن کیلئے اچھا ہوتا۔ لیکن اس قدر دیر سے اُن کی فطرتی حالت آزمائی گئی۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۔۹۔ روحانی خزائن جلد ۲۱)

پھر حضرت مسیح موعودؑ واپسی قیمت کے متعلق فرماتے ہیں:

''ہم نے دو مرتبہ اشتہار دے دیا کہ جو شخص براہین احمدیہ کی قیمت واپس لینا چاہے وہ ہماری کتابیں ہمارے حوالے کرے اور اپنی قیمت لے لے۔ چنانچہ وہ تمام لوگ جو اس قسم کی جہالت اپنے اندر رکھتے تھے انہوں نے کتابیں بھیج دیں اور قیمت واپس لے لی اور بعض نے تو کتابوں کو بہت خراب کر کے بھیجا۔ مگر پھر بھی ہم نے قیمت دے دی۔۔۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایسے دُنی طبع لوگوں سے خدا تعالیٰ نے ہم کو فراغت بخشی۔''

(تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۸۷ و ایامِ الصلح طبع اوّل صفحہ ۱۷۳ و طبع ثانی ۱۹۸)

اس بات کا ثبوت کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محض اعلان پر ہی اکتفا نہیں فرمایا بلکہ اس کے مطابق عملی طور پر روپیہ واپس بھی کیا دشمن سلسلہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان کا مندرجہ ذیل معاندانہ بیان ہے۔

''پوری قیمت وصول کر کے اور سوا سو آدمیوں کو قیمت واپس دیکر کُل کی طرف سے اپنے آپ کو فارغ البال سمجھا جائے۔''

(الذکر الحکیم صفحہ ۶ کانا دجال صفحہ ۴۰ آخری سطر)

گویا شدید سے شدید دشمن بھی تسلیم کرتا ہے کہ قیمت واپس دی گئی گو وہ اپنے دجالانہ فریب سے حق کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔ تاہم حق بات اس کے قلم سے نکل گئی۔

اعتراض کا تیسرا حصہ کہ مرنے سے قبل براہین احمدیہ حصہ پنجم لکھی جسے موضوع سے کچھ تعلق نہ تھا۔ فاما الجواب: معترض کے اس قول سے بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جناب نے براہین احمدیہ چہار حصص اول اور براہین احمدیہ حصہ پنجم آخر کا نہایت دقت نظر اور غور و تدبر سے مطالعہ فرما کر ان کے مضامین میں تطبیق کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ موصوف نے ان بیان شدہ مضامین کا اشارۃً یا کنایۃً بھی کوئی ذکر نہیں کیا۔ بہتر ہوتا کہ جناب ان مضامین کی بھی کچھ نشاندہی کر دیتے جو ان کی نظر میں لاتعلق تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ اعتراضات کرنے کے شوق میں موصوف کو وقت کی قلت کا مسئلہ درپیش تھا اس لئے محض اعتراض کو ہو بہو نقل کرنے پر ہی اکتفا کر لیا گیا۔ اور ''انصاف پر مبنی تحقیق'' کی کچھ ضرورت محسوس نہ کی۔

بہر حال اس اعتراض کا جواب بھی حضورؑ کے الفاظ میں ہی پیش ہے حضورؑ فرماتے ہیں:

''میں نے پہلے ارادہ کیا تھا کہ اثباتِ حقیت اسلام کے لئے تین سو دلیل براہین احمدیہ میں لکھوں لیکن جب میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ دو قسم کے دلائل ہزار ہا نشانوں کے قائم مقام ہیں۔ پس خدا نے میرے دل کو اس ارادہ سے پھیر دیا اور مذکورہ بالا دلائل کے لکھنے کے لئے مجھے شرح صدر عنایت کیا۔ اگر میں کتاب براہین احمدیہ کے پورا کرنے میں جلدی کرتا تو ممکن نہ تھا کہ اس طریق سے اسلام کی حقانیت لوگوں پر ظاہر کر سکتا۔ کیونکہ براہین احمدیہ کے پہلے حصوں میں بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو اسلام کی سچائی پر قوی دلیل ہیں مگر ابھی وہ وقت نہیں آیا تھا کہ خدا تعالیٰ کے وہ موعودہ نشان کھلے کھلے طور پر دنیا پر ظاہر ہوتے۔ ہر ایک دانشمند سمجھ سکتا ہے کہ معجزات اور نشانوں کا لکھنا انسان کے اختیار میں نہیں اور دراصل یہی ایک بڑا ذریعہ سچے مذہب کی شناخت کا ہے کہ اس میں برکات اور معجزات پائے جائیں کیونکہ جیسا کہ ابھی میں نے بیان کیا ہے کہ صرف کامل تعلیم کا ہونا سچے مذہب کے لئے پوری پوری اور کھلی کھلی علامت نہیں ہے جو تسلی کے انتہائی درجہ تک پہنچا سکے۔ سو میں انشاء اللہ تعالیٰ یہی دونوں قسم کے دلائل اس کتاب میں لکھ کر اس کتاب کو پورا کروں گا۔ اگرچہ براہین احمدیہ کے گزشتہ حصوں میں نشانوں کے ظہور کا وعدہ دیا گیا تھا مگر میرے اختیار میں نہ تھا کہ کوئی نشان اپنی طاقت سے ظاہر کر سکتا اور کئی باتیں پہلے حصوں میں تھیں جن کی تشریح میری طاقت سے باہر تھی لیکن جب تئیس برس کے بعد وہ وقت آ گیا تو تمام سامان خدا تعالیٰ کی طرف سے میسر آ گئے اور موافق اس وعدہ کے جو براہین احمدیہ کے پہلے حصوں میں درج تھا قرآن شریف کے معارف اور حقائق میرے پر کھولے گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ الرحمن علم القرآن ایسا ہی بڑے بڑے نشان ظاہر کئے گئے۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم دیباچہ صفحہ ۵)

نیز فرمایا: ''براہین احمدیہ کے ہر چہار حصے کو جو شائع ہو چکے تھے وہ ایسے امور پر مشتمل تھے کہ جب تک وہ امور ظہور میں نہ آ جاتے تب تک براہین احمدیہ کے ہر چہار حصہ کے دلائل مخفی اور مستور رہتے اور ضرور تھا کہ براہین احمدیہ کا لکھنا اس وقت تک ملتوی رہے جب تک کہ امتداد زمانہ سے وہ سربستہ امور کھل جائیں اور جو دلائل اُن حصوں میں درج ہیں وہ ظاہر ہو جائیں کیونکہ براہین احمدیہ کے ہر چہار حصوں میں جو خدا کا کلام یعنی اس کا الہام جا بجا مستور ہے جو اس عاجز پر ہوا وہ اس بات کا محتاج تھا جو اس کی تشریح کی جائے اور نیز اس بات کا محتاج تھا کہ جو پیشگوئیاں اُس میں درج ہیں ان کی سچائی لوگوں پر ظاہر ہو جائے۔ پس اس لئے خدائے حکیم و علیم نے اس وقت تک براہین احمدیہ کا چھپنا ملتوی رکھا کہ جب تک وہ تمام پیشگوئیاں ظہور پر آ گئیں۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳)

''دوسرا سبب اس التواء کا جو تئیس برس تک حصہ پنجم لکھا نہ گیا یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ ان لوگوں کے دلی خیالات ظاہر کرے جن کے دل مرض بدگمانی میں مبتلا تھے اور ایسا ہی ظہور میں آیا۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۹)

پھر فرماتے ہیں:۔

''اس دیر کا ایک یہ بھی سبب تھا کہ تا خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر ظاہر کرے کہ یہ کاروبار اُس کی مرضی کے مطابق ہے اور یہ تمام الہام جو براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں لکھے گئے ہیں یہ اُسی کی طرف سے ہیں نہ انسان کی طرف سے کیونکہ اگر یہ کتاب خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق نہ ہوتی اور یہ تمام الہام اُس کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ امر خدائے عادل اور قدوس کی عادت کے برخلاف تھا کہ جو شخص اس کے نزدیک مفتری ہے اور اس نے یہ گناہ کیا ہے کہ اپنی طرف سے باتیں بنا کر اس کا نام وحی اللہ اور خدا کا الہام رکھا ہے اُس کو تئیس برس تک مہلت دے''۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم جلد ۲۱ صفحہ ۹، ۱۰)

نیز حصہ پنجم کے خاتمہ میں فرماتے ہیں:۔

''پس یہ حصہ پنجم درحقیقت پہلے حصوں کیلئے بطور شرح کے ہے اور ایسی شرح کرنا میرے اختیار سے باہر تھا جب تک خدا تعالیٰ تمام سامان اپنے ہاتھ سے میسر نہ کرتا۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم جلد ۲۱ صفحہ ۴۱۱)

خلاصہ یہ کہ براہین احمدیہ چہار حصص اول کے پچیس سال بعد حضرت مسیح موعودؑ نے حصہ پنجم تحریر فرمایا جس میں آپ نے زندہ مذہب کی مابہ الامتیاز خصوصیات بیان فرمائیں اور بتایا کہ سچے مذہب کی قولی اور فعلی تجلیات کا ظہور ضروری ہے کیونکہ ان کے بغیر خدا تعالیٰ کی کامل معرفت حاصل نہیں ہو سکتی اور کامل معرفت کے بغیر گناہ سے نجات پانا ممکن نہیں۔ اس کی وضاحت کیلئے حضورؑ نے معجزہ کی حقیقت بیان فرمائی اور فرمایا کہ سچے اور جھوٹے مذاہب کا مابہ الامتیاز ہی زندہ معجزات ہیں۔ پھر آپ نے ان نشانات اور معجزات کی کسی قدر تفصیل بیان فرمائی جو پچیس برس قبل براہین احمدیہ میں مندرج پیشگوئیوں کے مطابق ظہور میں آئے۔ اس کے ثبوت کے طور پر حضورؑ نے اپنے بہت سے الہامات کی واقعاتی شواہد اور تائیدات الٰہیہ سے تشریح فرمائی اور فرمایا کہ یہ تمام واقعات اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور آپؐ کے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت ہیں۔

پھر ضمیمہ براہین احمدیہ میں حضورؑ نے بعض معترضین کے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ اسی ضمن میں حضورؑ نے سورۃ المومنون کی ابتدائی آیات کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی ہے۔ اس میں حضورؑ نے انسان کے روحانی و جسمانی مراتب سِتہ بیان فرمائے ہیں اور انہیں قرآن مجید کا علمی معجزہ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس قسم کا علمی معجزہ میں نے بجز قرآن شریف کے کسی اور کتاب میں نہ پایا۔

(صفحہ ۲۲۹)

حضور کے یہ الفاظ قابل غور ہیں کہ ''بجز قرآن شریف کے کسی اور کتاب میں نہ پایا'' اس کا مطلب دراصل یہ ہے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ نے خود آپ کو سمجھایا۔ گزشتہ چودہ سو سال میں کسی مفسر قرآن نے یہ مضمون بیان نہیں کیا۔ یہ حضرت مسیح موعودؑ کے فہم قرآن کی ایک روشن مثال ہے جس کی نظیر دنیا پیش نہیں کر سکتی۔

اب ہم براہین احمدیہ کے متعلق معترض کے اعتراض کا کافی وشافی جواب دے چکے ہیں اور وہ ربط جو معترض کو براہین کے پہلے چار حصوں اور حصہ پنجم میں نظر نہیں آیا، نہایت صفائی سے بیان کر چکے ہیں۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی ضد و تعصب سے کام لے تو اس کا معاملہ خدا کے سپرد ہے۔ براہین احمدیہ چہار حصص اول اور حصہ پنجم کے درمیان خدائی منشا کے ماتحت پچیس سال کا وقفہ ہوا۔ اس دوران حضورؑ نے ۸۰ سے زائد معرکۃ الارا کتب تحریر فرمائیں جن میں صداقت اسلام کے ہزاروں دلائل بیان فرمائے۔ اگر غیر احمدی علماء مقابلہ پر آئیں تو ہم ان کتابوں سے وہ دلائل نکال کر دکھا سکتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔ (تنویر احمد ناصر۔ قادیان)

(جاری) ❁❁❁

قربانی، صدقہ، شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے و مرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے

SINDHI BROTHERS & MEAT SHOP

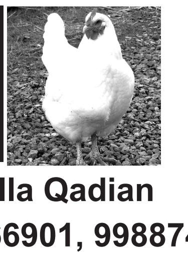

Prop. Tariq
Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

EDITOR	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57	SUBSCRIPTION
MUNEER AHMAD KHADIM Tel. : (0091) 1872-224757 Manager : 09464066686 Editor: 08283058886 e : badrqadian@rediffmail.com	ہفت روزہ بدر قادیان **Weekly BADR Qadian** **Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA** Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015 **Vol. 63 Thursday 23 Jan 2014 IssueNo.4**	ANNUAL : Rs. 550/- By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $: 60 Euro : 80 Canadian Dollar **Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015**

ہمارے غالب آنے کا بہت بڑا ہتھیار ایک عملی اصلاح بھی ہے

ہماری اپنی اصلاح سے ہی ہمارے اندر وہ قوت پیدا ہوگی جس سے دوسروں کی اصلاح ہم کرسکیں گے

اس کے لئے ہمیں اپنے نفسوں کی قربانی دینی ہوگی اور ایک ماحول پیدا کرنا ہوگا۔ جب تک ہمیں یہ حاصل نہیں ہوتا، ہم کامیاب نہیں ہوسکتے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۰ ر جنوری ۲۰۱۴ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

گزشتہ دو جمعوں سے پہلے میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبات کی روشنی میں چند خطبے عملی اصلاح کے بارے میں دیئے تھے اور بعض اسباب بیان کئے تھے جو عملی اصلاح میں روک کا باعث بنتے ہیں۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشن اور بعثت کا مقصد صرف عقائد کی اصلاح کرنا نہیں تھا۔ آپ نے واضح فرمایا ہے کہ ’’بندے کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنا اور اعمال کی اصلاح کرنا بھی ضروری ہے‘‘

نیک اعمال بجالا کر خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا ہوتا ہے اور بندوں کا بھی حق ادا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ :

’’یاد رکھو لفاظی اور لسانی کام نہیں آ سکتی، جب تک کہ عمل نہ ہو۔‘‘ پھر ایک موقع پر فرمایا۔ ’’اپنے ایمانوں کو وزن کرو۔ عمل ایمان کا زیور ہے۔ اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں ہے تو ایمان بھی نصیب نہیں ہے۔‘‘

پس اگر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن میں کارآمد ہونا ہے۔ آپ کے مقصد کو پورا کرنے والا بنانا ہے تو یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب ہم میں سے ہر ایک اپنی عملی اصلاح کی روکوں کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ کیونکہ یہ عملی اصلاح ہی دوسروں کی توجہ ہماری طرف پھیرے گی اور نتیجۃً ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی تکمیل میں ممدّ و معاون بن سکیں گے۔ پس ہمیں سوچنا چاہئے کہ اس کے حصول کے لئے ہم نے کیا کرنا ہے؟ کیونکہ ہمارے غالب آنے کا بہت بڑا ہتھیار ایک عملی اصلاح بھی ہے۔ ہماری اپنی اصلاح سے ہی ہمارے اندر وہ قوت پیدا ہوگی جس سے دوسروں کی اصلاح ہم کرسکیں گے۔ ہمارے غالب آنے کا مقصد کسی کو ماتحت کرنا اور دنیاوی مقاصد حاصل کرنا تو نہیں ہے۔ بلکہ دنیا کے دل اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لاکر ڈالنا ہے۔ لیکن اگر ہمارے اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں ہے تو دنیا کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ ہماری باتیں سنے۔ پس ہمیں اپنی عملی قوتوں کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ اور پھر مضبوطی کے ساتھ اس پر قائم رہنے کی ضرورت ہے۔ خود دوسروں سے مرعوب ہونے کی بجائے دنیا کو مرعوب کرنے کی ضرورت ہے۔ آجکل جبکہ دنیا میں لوگ دنیاداری اور مادیت سے مرعوب ہو رہے ہیں، ہمیں پہلے سے بڑھ کر اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ نظریں رکھتے ہوئے اپنے آپ کو دنیا کے رعب سے نکالنے کی ضرورت ہے۔ اور دنیا کو بھی ان شیطانی حالتوں سے نکالنے کی ضرورت ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے ہم بن سکیں اور دنیا کی اکثر آبادی بن سکے۔ لیکن اس کے راستے میں بہت سی روکیں ہیں۔ اس کے لئے ہم نے اپنے اندر ایسی طاقت پیدا کرنی ہے کہ ان روکوں کو دور کرسکیں۔ ہمیں دنیا کے مقابلے کے لئے بعض قواعد تجویز کرنے ہوں گے جو ہم میں سے ہر ایک اپنے اوپر لاگو کرے اور اُس کی پابندی کرے۔ اس کے لئے ہمیں اپنے نفسوں کی قربانی دینی ہوگی اور ایک ماحول پیدا کرنا ہوگا۔ جب تک ہمیں یہ حاصل نہیں ہوتا، ہم کامیاب نہیں ہوسکتے۔

پس بہت سوچنے اور غور کرنے اور محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ اُن چیزوں کو اپنانے کی ضرورت ہے جن کو اپنا کر ہم یہ روکیں دور کر سکتے ہیں، جن کو استعمال میں لاکر ہمارے اندر یہ روکیں دور کرنے کی طاقت پیدا ہوسکتی ہے جس کی وجہ سے ہم برائیوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اس کے حصول کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑے عمدہ رنگ میں وضاحت فرمائی ہے کہ اگر عملی اصلاح کے لئے یہ باتیں انسان میں پیدا ہو جائیں تو تبھی کامیابی مل سکتی ہے اور یہ تین چیزیں ہیں۔ نمبر ایک قوتِ ارادی، نمبر دو صحیح اور پورا علم اور نمبر تین قوتِ عملی، لیکن اصل بنیادی قوتیں دو ہیں، قوتِ ارادی اور قوتِ عملی جو درمیان میں ان دونوں کے چیز رکھی گئی ہے، یعنی صحیح اور پورا علم ہونا، یہ دونوں بنیادی قوتوں پر اثر ڈالتی ہیں۔ علم کا صحیح ہونا قوتِ عملی پر بھی اثر ڈالتا ہے اور قوتِ ارادی پر بھی اثر ڈالتا ہے۔

بہر حال پہلے یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ قوتِ ارادی اور قوتِ عملی ہی دو بنیادی چیزیں ہیں جو عملی اصلاح پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس کے لئے ہمیں قوتِ ارادی کو زیادہ مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ اور قوتِ عملی کے نقص کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارا ارادہ اگر مضبوط ہو کسی برائی کو روکنے کا تو تبھی وہ برائیاں رک سکتی ہیں اور ارادے کی مضبوطی اُس وقت کام آئے گی جب عمل کرنے کی جو قوت ہے، جو طاقت ہے ہمارے اندر، اُس کی جو کمزوری ہے، اُس کو دور کریں، اُس کے نقص کو دور کریں۔ اس کے بغیر اصلاح نہیں ہوسکتی۔ جب ہم جائزہ لیتے ہیں اس پہلو سے کہ ہماری قوتِ ارادی کیسی ہے تو ہمیں نظر آتا ہے کہ جہاں تک ارادے کا تعلق ہے اس میں بہت کم نقص ہے، کیونکہ ارادے کے طور پر جماعت کے تمام یا اکثر افراد ہی تقریباً یہ چاہتے ہیں کہ ان میں تقویٰ اور طہارت پیدا ہو۔ وہ اسلامی احکام کی اشاعت کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اُس کا قرب حاصل کر سکیں۔ حضرت مصلح موعود نے اس کی وضاحت یوں فرمائی ہے کہ :

یہ باتیں ثابت کرتی ہیں کہ ہماری قوتِ ارادی تو مضبوط ہے اور طاقتور ہے پھر بھی نتائج صحیح نہیں نکلتے تو پھر یقینا دو باتوں میں سے ایک بات ہے۔ یا تو یہ کہ عمل کے لئے حقیقی قوتِ ارادی جو چاہئے، اتنی ہمارے اندر نہیں ہے، لیکن عقیدے کی اصلاح کے لئے جتنی قوتِ ارادی کی ضرورت تھی وہ ہم میں موجود تھی، اس لئے عقیدے کی تو اصلاح ہوگئی لیکن عملی اصلاح کے لئے چونکہ قوتِ ارادی کی ضرورت تھی، وہ ہم میں موجود نہیں تھی، اس لئے ہم اعمال کی اصلاح میں کامیاب نہیں ہوسکے۔ اور پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ ہماری عبودیت میں بھی کچھ نقص ہے۔ خدا تعالیٰ کی بندگی جس کا ہم دعویٰ کرتے ہیں اُس میں بھی کچھ نقص ہے اور اس وجہ سے قوتِ عملی مفلوج ہوگئی ہے اور قوتِ ارادی کے اثر کو قبول نہیں کر رہی۔

پس ہمیں اپنی عملی اصلاح کی حالتوں کے لئے بھی اس طرف دیکھنا ہوگا۔ ہمیں دیکھنا ہوگا کہ ہماری نیکی کے ارادے سے دماغ کے اس حصے پر، یا ہماری نیکی کے ارادے دماغ کے اس حصے پر کیوں اثر نہیں کرتے جس پر اثر ہونے کے نتیجہ میں عملی اصلاح شروع ہو جاتی ہے۔ ہمیں ان روکوں کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو اس رستے میں حائل ہوتی ہیں۔ پھر دیکھنا ہوگا کہ ہمارے عبودیت کے معیار کیا ہیں؟ ہمیں دیکھنا ہوگا کہ ہماری عملی کوشش میں نیک نیتی اور اخلاص و وفا کتنا ہے۔ پس دو قسم کی روکیں ہیں جو عملی اصلاح کے راستے میں حائل ہوتی ہیں، ایک قوتِ ارادی میں کمزوری اور دوسرے قوتِ عملی میں کمزوری۔ لیکن جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے ان کے درمیان میں ایک اور صورت بھی عملی اصلاح میں کمی کی ہے اور وہ ہے علمی طور پر کمزوری۔ یہ دونوں طرف اپنا اثر ڈالتی ہے۔ ہم عملی زندگی میں دیکھتے ہیں کہ ارادہ بھی علم کے مطابق چلتا ہے اور عمل بھی علم کے مطابق چلتا ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ اگر کسی انسان کو یہ معلوم نہ ہو کہ ایک ہزار کا لشکر اُس کے مکان پر حملہ آور ہونے والا ہے بلکہ صرف اس قدر جانتا ہو کہ کسی نے حملہ کرنا ہے اور ہوسکتا ہے ایک دو آدمی ہوں تو اُس کے لئے وہ تیاری کرتا ہے۔ لیکن اگر اُسے یہ علم ہو کہ حملہ آور ایک ہزار ہیں تو پھر اُس کی تیاری اُس سے مختلف ہوتی ہے۔ پس علم کی کمی کی وجہ سے نقص پیدا ہو جاتا ہے اور علم کی صحت قوتِ ارادی کو بڑھا دیتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیت تو موجود ہے۔ جب اُس صلاحیت اور طاقت کا استعمال صحیح ہو تو آسانی سے کام ہو جاتا ہے یا بہتر رنگ میں کام ہو جاتا ہے اور یہ علم کی وجہ سے ہوتا ہے، اگر صلاحیت کا صحیح استعمال نہ ہو تو عام معاملات میں بھی نقصان پہنچ جاتا ہے۔ پس یہی اصول یہاں عملی صلاحیت کے استعمال اور عملی کمزوری کو دور کرنے کے لئے یہاں لگانے کی ضرورت ہے، اسی اصول کو اور اس کے لئے اپنے علم کو وسیع کرنے کی ضرورت ہے تا کہ اُس کے مطابق صحیح طاقت کا استعمال کر کے اپنی کمزوریوں پر غالب آیا جا سکے۔ گویا اصلاحِ اعمال کے لئے تین چیزوں کی مضبوطی کی ضرورت ہے۔

ایک قوتِ ارادی کی مضبوطی کی ضرورت ہے، ایک علم کی زیادتی کی ضرورت ہے اور ایک قوتِ عملیہ میں طاقت کا پیدا کرنا، یہ بھی ضروری ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ علم کی زیادتی درحقیقت قوتِ ارادی کا حصہ ہوتی ہے کیونکہ علم کی زیادتی کے ساتھ قوتِ ارادی بڑھتی ہے۔ یا کہہ سکتے ہیں کہ عمل کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ ان سب باتوں کا خلاصہ یہ بنے گا کہ عملی اصلاح کے لئے ہمیں تین چیزوں کی ضرورت ہے، پہلے قوتِ ارادی کی طاقت کہ وہ بڑے بڑے کام

(باقی صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان